جن‘ جادو یا نفسیاتی امراض؟

﴿قرآن وحدیث کی روشنی میں﴾

ڈاکٹر عزیز احمد قادری

(ماہر طبِ نفسیات)

• معراج پبلیکیشنز •

اورنگ آباد

نام کتاب • ’’جن جادو یا نفسیاتی امراض‘‘

مصنف • ڈاکٹر عزیز احمد قادری (ماہر طبِ نفسیات)

مینٹل ہیلتھ کلینک‘ ناسک روڈ‘ پڑے گاؤں‘

اورنگ آباد (مہاراشٹر)

☎ (0240) 2370733/2370423

6503170/Fax.:(0240)2371150

پبلشر • انجم قادری

جے سنگھ پورہ‘ نزد یونیورسٹی گیٹ‘ اورنگ آباد

پبلیکیشنز • معراج پبلیکیشنز‘

نزد یونیورسٹی گیٹ‘ اورنگ آباد

طباعت • دیپا کمرشیل پرنٹرس، اورنگ آباد۔ فون نمبر: 2313159

کمپوزنگ و سرورق • رازق حسین

اورنگ آباد۔ موبائل نمبر: 9371588808

ترتیب • ڈاکٹر سیّد ظفر۔

سال اشاعت • اردو ایڈیشن (اول) ۲۰۰۶ء

قیمت • 100/- روپے

انتساب

میں اس کاوش کو اپنے والدین کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عزیز احمد قادری

فہرست

اپنی بات

ڈاکٹر عزیز احمد قادری (ماہر طب نفسیات)
اورنگ آباد۔

ہمارے معاشرے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی کو جسمانی تکلیف یا نفسیاتی وسماجی پریشانی لاحق ہو جائے تو وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ کسی نے کچھ کر دیا یعنی جادو کر دیا جس کے نتیجہ میں اُسے یہ تکلیف یا پریشانی ہو رہی ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے بلکہ یقین کرنے لگتا ہے کہ جادو کرنے والوں یا جادو کا اثر زائل کرنے والوں کے قبضے میں ''جن'' ہوتے ہیں اور جن کی مدد سے وہ جادو کا علاج کرتے ہیں۔ اسلئے ہمیں جادو اور جن کے وجود کو قرآن وحدیث اور جدید نفسیاتی علوم کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے۔

جادو اور جن کا تصور ہزارہا سال پُرانا ہے اس کا ذکر قرآن وحدیث میں بھی ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اکثر مختلف قسم کی تکالیف جادو اور جن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور جو عاملین اس کا علاج کرتے ہیں وہ کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں کر پاتے کہ جادو کے حقیقتاً کیا اثرات ہوتے ہیں؟ اور کیا واقعی کوئی جن کو دیکھ سکتا یا اسے پہچان سکتا ہے؟ یا اسے اپنے قبضے میں کر کے اسکی مدد سے لوگوں کی پریشانیاں دور کر سکتا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات کو ہمیں قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ ہمارے شرک میں مبتلا ہونے کے قوی امکانات ہیں۔

گذشتہ (۳۰) تیس سالوں میں ہزار ہا مریضوں کے علاج کے تجربہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جسے ''جن'' یا جادو کا اثر کہا جاتا ہے درحقیقت یہ تمام علامتیں دماغی نفسیاتی جسمانی امراض یا ان کے سماجی اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ جبکہ ان پریشانیوں کا حل جن یا جادو کے ذریعہ علاج میں ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ ان نفسیاتی پہلو میں

حیاتیاتی، سماجی، اور روحانی علاج کا بھی شمول ہوتا ہے۔

جن عملیات کا علم مجھے مریضوں کی زبانی ہوا ہے انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ہمیں ان عملیات سے کسی طرح کا فائدہ نہیں ہوا بلکہ بسا اوقات ان کا یہ عمل شرک میں مبتلا ہو جانے کا سبب بن جاتا ہے۔ ہمیں توحید کی تعلیم عام کرنی چاہیئے اور قرآن وحدیث کی جانب رجوع ہونا چاہیئے تب ہی ہم صراط مستقیم پر چل سکتے ہیں اور ہماری دنیا و آخرت سنور سکتی ہے اس کتاب میں انہی مسائل کو سمجھانے کی میں نے ایک حقیر کوشش کی ہے۔ اللہ اسے قبول فرمائے اور اسے میرے لئے توشہ آخرت بنادے۔ آمین۔

اظہار خیال

ڈاکٹر توقیر احمد فاروقی
اورنگ آباد۔

آج کل مختلف موضوعات پر کثرت سے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔لیکن ان میں چند ہی ایسے ہوتے ہیں جو صاحب ذوق قاری کی توجہ حاصل کر سکیں۔ایسی ہی کتاب ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی ”جن جادو یا نفسیاتی امراض قرآن وحدیث کی روشنی میں“ ہے۔

زیر نظر کتاب میں کچھ ایسے مضامین بھی ہیں جن پر قلم اُٹھانا ہر کس و ناکس کی بات نہیں جیسے دین اسلام اور اندھی تقلید‘ جن کی تعریف‘ مقصد تخلیق‘ جادو کی تعریف‘ جادو کی اقسام اور نفسیاتی امراض کی علامات کا تقابلی جائزہ‘ جادو کا علاج‘ تعویذ کے متعلق احادیث‘ نفسیاتی صحت قرآن وحدیث کی روشنی میں‘ قرآن مجید اور سائنسی نظریہ ڈاکٹر صاحب نے ان موضوعات پر لکھ کر قارئین کو اہم معلومات پہنچائی ہیں۔

پہلے بھی اس موضوع پر گاہ بہ گاہ کتابیں شائع ہوتی رہیں لیکن کوئی باقاعدہ تحقیقی کام نہیں ہوا تھا۔ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کو ترتیب دیکر ایک بڑے خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کی ہے اور جس عرق ریزی و جانفشانی سے اس کام کو انجام دیا ہے وہ کتاب پر ایک نظر ڈالنے سے واضح ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ تصنیف اگر چہ اپنے حجم کے اعتبار سے مختصر ہے لیکن بڑی جامعیت کی حامل ہے‘ کیونکہ اس میں قرآن وحدیث کے علاوہ جدید طب نفسیات کے تمام گوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔جس سے مذکورہ امراض وعلامات کی تصویر نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے۔

طب نفسیات فنِ طب کے اہم ترین شعبوں میں سے ہے۔ڈاکٹر صاحب نے ان امراض میں مبتلا مریض اور افراد خاندان کسطرح جہلاء سے متاثر ہوتے ہیں اور کن کن مراحل سے انہیں گذرنا پڑتا ہے اس کتاب میں کچھ واقعات کے ذریعے بتایا ہے۔

ڈاکٹر عزیز احمد قادری (ماہر طب نفسیات) محتاجِ تعارف نہیں آپ نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری بخوبی نبھار ہے ہیں وہ جدید نظریات وتجربات کا صالح مواد لے کر اس نسل کو مستفید کر رہے ہیں۔

آپ کی دوسری تصانیف ’مانسک سواستھ‘ (مراٹھی) ’دماغی صحت‘ (اردو) بے حد مقبول ہیں۔موصوف نے بڑی جدوکاوش کے بعد اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔مجھے امید ھیکہ اردو کے معتبر قلم کار طب نفسیات اور جن‘ جادو‘ اور اثرات پر کچھ لکھنے کیلئے جب قلم اُٹھائینگے تب قلم اُٹھاتے ہی مذکورہ کتاب کے حوالے کے بغیر اپنی بات مکمل نہیں سمجھیں گے۔

ایک وقت تھا کہ لوگ جن جادو اثرات کو محض مذہبی نظریہ اور عقیدت مندانہ نظروں سے دیکھتے تھے۔اور ظاہر ہے جہاں مذہب اور عقیدت حائل ہو وہاں بے لاگ تنقید کی گنجائش نہیں ہوتی۔

آج ہمارے معاشرے میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جو اپنے مسائل کا حل عاملوں‘ نجومیوں‘ جادوگروں کے ہاں تلاش کرتے ہیں اکثریت کا حال یہ ھیکہ ہاتھوں میں لال‘ کالے دھاگے‘ گھروں دوکانوں میں مختلف قسم کے تعویذ ونقش گردن‘ بازوؤں پر کڑے اور تعویذ لٹک رہے ہیں۔

اولاً ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں جن‘ جادو‘ اثرات کی حقیقت پر قرآن وحدیث کی روشنی میں ان پہلوؤں کیطرف توجہ مبذول کرائی۔جن کی بدولت عوام میں کئی طرح کی غلط فہمیاں رائج ہوگئی ہیں۔

علم طب اتنا ترقی یافتہ کبھی نہ تھا جتنا آج ہے۔جن بیماریوں کا علاج زمانہ قدیم میں نہیں تھا اُسے لوگ ناگہانی آفت' بلا' اثر' بھوت' جن' سحر وغیرہ سے منسوب کرتے تھے۔ آج طب نفسیات میں ان تمام کا علاج موجود ہے اسلام بیماریوں کی دفاع کیلئے علاج ومعالجہ کا حکم دیتا ہے اس سلسلے میں عہد نبوت کا واقعہ ہے۔

"آنحضرت ﷺ کے پاس اعرابی آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم علاج کرائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! علاج کراؤ اسلئے کہ اللہ نے جو بھی بیماری اُتاری ہے اس کے لئے شفاء بھی اُتاری ہے"۔(مسند احمد)

ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کے ذریعے جن' جادو' اثرات کے بارے میں قرآن کریم کے بیانات واطلاعات' صداقت کا اظہار کیا ہے اور علماء اکرام' علم طب دیگر علوم سے وابستہ حضرات کو غور وتدبر کی دعوت دی ہے۔اور اس کے ذریعے خالق کی معرفت' ایمان وتوحید تک پہچانے کا مخلصانہ مشورہ دیا ہے۔

یہ ایک اہم تحقیقی کتاب ہے جس کا مطالعہ علماء' طلبہ' عوام کے لئے یکساں اہمیت کا حامل ہے۔

اللہ تعالی اس کام کو قبول فرمائیں اور اس کتاب سے تمام انسانیت کو مستفید فرمائے آمین۔

پیش لفظ

(مولانا) محمد ریاض الدین فاروقی ندوی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم امابعد !

زیر نظر کتاب ''جن جادو یا نفسیاتی امراض'' ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی معرکتہ الآرا تصنیف ہے جس میں انہوں نے عقیدہ توحید کی حفاظت کا گراں قدر سامان بہم پہنچایا ہے عقیدہ توحید ہم سب جانتے ہیں کہ ایمان کی اصل اور بنیاد ہے ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں اپنے طویل تجربات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ حقیقت کے برخلاف ننانوے فیصد نفسیاتی امراض کو ننانوے فیصد لوگ، جن یا جادو کا اثر سمجھتے ہیں اور اس کے علاج کیلئے ڈاکٹروں سے رجوع کرنے کے بجائے جاہل عاملوں کے دروں کی ٹھوکریں کھاتے ہیں اور ہزاروں روپیہ برباد کرتے ہیں سب سے زیادہ تشویش ناک امر یہ ہے کہ ان جاہل عاملوں کے معالجات میں بسا اوقات آدمی کے شرک کی لعنت میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ پیدا ہوجاتا ہے۔ 'اللھم احفظنا منہ'

ایک طویل حدیث میں جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا کہ اس افق کی طرف دیکھئے تو میں نے دیکھا ایک سواد اعظم (کثیر مجمع) ہے جس سے پورا افق بھر گیا ہے، پھر کہا گیا کہ دوسرے افق کو دیکھئے تو وہاں بھی میں نے سواد اعظیم دیکھا، دوسرا افق بھی اس جم غفیر سے بھرا ہوا تھا اس کے بعد مجھے بتایا گیا کہ یہ سب آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو بغیر حساب (کتاب) اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (متفق علیہ)

" وهم الذين لا يرقّون ولا يسترقّون ولا يتطيّرون وعلى ربهم يتوكلون "

''وہ لوگ ہونگے جو نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں'' مندرجہ بالا حدیث پاک میں جو لوگ نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں ایسے خوش نصیبوں کو بغیر حساب کتاب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر قادری جن اور جادو کے وجود اور اثر کے منکر کیسے ہوسکتے ہیں جب کہ قرآن عظیم اور حدیث پاک سے جن اور سحر کے وجود پر انہوں نے کئی دلیلیں اپنی اس کتاب میں جمع کردی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اس کتاب سے ان کی غرض وغایت جن سحر سے متاثر سمجھے جانے والے افراد کے علاج میں ترتیب بدلنے کی ضرورت ہے، پہلے جاہل عاملوں سے رجوع کرنے اور ہزاروں روپے برباد کرنے اور وہاں سے ناکام ہونے کے بعد ڈاکٹروں سے رجوع ہونے کے بجائے ابتداء ہی میں ماہرین نفسیات ڈاکٹروں سے رجوع کیا جائے۔ یہی صحیح طریقہ کار ہے اور شرک کے اندیشہ سے بچنے کا محفوظ راستہ ہے، ڈاکٹر قادری نے غصہ، حسد، بغض اور عداوت جیسے اخلاق رذیلہ کو نفسیاتی امراض میں شامل کرکے بڑی ذکاوت کا ثبوت دیا۔ ان اخلاق رذیلہ کا علاج پہلے صوفیا کرام کے یہاں ہوا کرتا تھا اب نہ وہ خانقاہیں نہ وہ اہل دل باقی ہیں۔

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے۔

والسلام

(مولانا) محمد ریاض الدین فاروقی ندوی

جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم اورنگ آباد۔

پیش لفظ

انسان اور شیطان کے درمیان دشمنی وعداوت روزِ اول سے چلی آرہی ہے چنانچہ شیطان ملعون نے حضرت آدمؑ کو اپنا پہلا شکار بنایا اور انہیں جنت سے نکلوایا، پھر اس کے بعد سے آج تک وہ ان کی اولاد کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں مسلسل لگا ہوا ہے اس نے روزِ اول ہی اس بات کا عہد کرلیا تھا جسے قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا: ''**ولا ضلّنهم ولا منينهم ولآمرنهم فليبتكن آذان الانعام و لآمرنهم فليغيرن خلق الله**'' (النساء-۱۱۹) (میں ضرور ان کو بہکاوں گا، ضرور انہیں امیدیں دلاوں گا، ضرور ان کو حکم دوں گا کہ وہ جانوروں کے کان چیریں اور ضرور ان کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ کی مخلوق کی صورتوں کو بدل دیں) لیکن اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''**ومن يتخذ الشيطان وليا من دون الله فقد خسر خسراناً مبيناً**'' (النساء-۱۱۹) (جو کوئی شیطان کو دوست بنالے گا اللہ کو چھوڑ کر تو وہ کھلے نقصان میں پڑ جائے گا)

دوسری جگہ قرآن پاک میں ارشادِ ربانی ہے: ''**ان الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا**'' (فاطر ٦) (شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو)

جن وشیاطین اپنی مخفی وپوشیدہ طاقت کے ذریعہ انسانوں پر وار کرتے اور انہیں راہِ راست سے گمراہ کرتے ہیں، ان کے گمراہ کن ہتھیاروں میں ایک کارگر ہتھیار جھاڑ پھونک اور عملیات کے ذریعہ انسان کو شرک جیسے ناقابلِ مغفرت گناہ میں مبتلا کرنا ہے کہ وہ باطل کو انتہائی دیدہ زیب ودل فریب بنا کر پیش کرتا ہے۔ اور ان کے عقیدہ کو متزلزل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ اس طرح وہ لوگ عاملین کے راستہ سے شیطان کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور وہ عاملین ان کا علاج صرف تخیلاتی دنیا میں کرتے ہیں حقیقۃً نہیں۔ چنانچہ علامہ ابن تیمیہ اپنے فتاوں میں یوں تحریر فرماتے ہیں: ''شرکیہ تعویذ گنڈے کرنے والے لوگ جنات کو بھگانے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ جب وہ جنات کو یہ حکم کرتے ہیں کہ انسان پر سوار جن کو قتل یا قید

کردیں تو جنات ان کا تمسخر کرتے ہیں اور ان عاملوں کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے اسے قتل یا قید کردیا حالانکہ یہ محض تخیل اور جھوٹ کا پلندہ ہوتا ہے۔ فتاوی ابن تیمیہ (۱۹-۴۶)

پیشِ نظر کتاب ڈاکٹر عزیز احمد قادری صاحب کی تحریر کردہ ہے جو اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جن، جادو اور جھاڑ پھونک کو نہ صرف قرآن وحدیث کی واضح دلیلوں کے ساتھ مدلل انداز میں پیش کیا بلکہ علم نفسیات اور اپنے تیس ۳۰ سالہ طویل تجربات کی روشنی میں مکمل طور پر نمایاں کردیا ہے۔ انھوں نے عاملوں کے جھوٹے پلندوں کو واشگاف کیا اور ثابت کیا کہ کس طرح یہ عاملین مریضوں کو شرکیہ عمل پر مجبور کرتے ہیں۔ نیز ڈاکٹر صاحب نے اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں چند مریضوں کے عبرت آمیز واقعات پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ نفسیاتی امراض کے شکار مریضوں کو ان کے رشتہ دار مختلف عاملوں کے پاس لے گئے برسہابرس تک دردر کی ٹھوکریں کھاتے رہے بالآخر تھک ہار کر جب ڈاکٹر صاحب سے رجوع ہوئے تو الحمدللہ ان کا معقول علاج ہوا اور وہ مکمل صحت یاب ہوکر وطن لوٹے۔

انسان کے اعضاء میں سب سے اہم عضو دماغ ہے جس کے ذریعہ انسان غور وفکر کرتا ہے اور اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے اسی طرح جو طبیب اس عضو کا علاج معالجہ کرتا ہے وہ اشرف الاطباء ہے اور جو کتاب اس عضو کی اصلاح کرتی ہے وہ کتاب اشرف الکتب ہے۔ اس کتاب کی ضرورت، اہمیت اور افادیت کا اندازہ وہی لوگ کرسکتے ہیں جو بذات خود اور اسکا مطالعہ کریں۔

میری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب کے مولف کو اسکی بہترین جزاء عطا فرمائے اور کتاب کے پیغام کو تمام مسلمانوں میں عام وتام فرمائے۔

عبدالقدیر قاسمی مدنی

استاذ جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم اورنگ آباد۔

پیش لفظ

ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی کتاب ''جن جادو یا نفسیاتی امراض'' سے یہ تاثر ملتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب جن اور جادو کے وجود سے پوری طرح متفق ہیں کیونکہ یہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے ۔لیکن وہ اس سے اتفاق نہیں کرتے ہیں کہ عاملین صاحبان جنوں کو مسخر کر سکتے ہیں یعنی جن اُن کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ اور اُن سے حسب مرضی جو کام چاہیں لے سکتے ہیں۔ اس پر یقین نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تمام تر کوشش کے باوجود عاملین اُنہیں جنوں کا مشاہدہ نہیں کروا سکے جو ان کے قبضے میں ہیں اور جن سے وہ اپنی مرضی کے مطابق کام لے رہے ہیں۔

خداوند کریم اور رسول اکرم پر مکمل ریحان اور یقین رکھتے ہوئے اور سائنس کے ایک ادنی طالب علم کی حیثیت سے مجھے بھی یہ بات بعید از قیاس معلوم ہوتی ہے ۔قرآن اور احادیث سے یہ ثابت ہے کہ خداوند کریم نے انسان کو مٹی اور جنوں کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا اور از روئے قرآن یہ بھی ثابت ہے کہ جن (آگ) نے انسان (مٹی) کے سامنے سر بجود ہونے سے انکار کیا تھا۔خدا کے حکم کی سرتابی کی وجہ صرف ابلیس کا وہ احساس برتری تھا کہ جن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں اور آدم مٹی سے اور پروردگار عالم نے بھی ابلیس کے اس احساس برتری کی نفی نہیں کی بلکہ اُس کی جرات انکار کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اُسے شیطان مردود کی حیثیت سے اپنی نگاہوں سے دور کردیا۔ اور اس کی خواہش کے مطابق اُسے تا قیامت یہ مہلت دی کہ وہ نسلِ آدم کو گمراہ کرتا رہے جیسا کہ وہ کر رہا ہے۔

اس پس منظر میں جنوں (آگ) پر انسان (مٹی) کے قابض یا غالب ہونے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا اس لئے کہ خداوند کریم کی چھوٹ کی وجہ سے وہ یہ گمراہ کن ہنگامہ

بر پائے ہوتے ہیں۔اس اعتبار سے عاملین کا یہ دعویٰ کہ جنوں کو مسخر کر سکتے ہیں یا اُن پر قابض ہیں بعید از قیاس ہے۔

موجودہ عاملین نے قرآنی آیات کو معاشی لباس پہنایا اور اُس کے وزن و وقار و وقعت کو شدید مجروح کر کے سماجی بحران پیدا کر دیا ہے۔ اس دلدل سے نکلنے کے لئے ''جن، جادو یا نفسیاتی امراض'' قسم کی کوششیں جو منظر عام پر آرہی ہیں نفسیاتی اعتبار سے ایک صحت مند معاشرے کی ضمانت ہو سکتی ہیں۔

مسعود احمد

پیش لفظ

ڈاکٹر عبدالکریم محمد مانک (ماہر نفسیات)

"جن،جادو یا نفسیاتی امراض ۔قرآن وحدیث کی روشنی میں" اس کتاب کو میں نے بہت ہی مفید اور دلچسپ پایا۔نفسیات انسانی کردار کا مطالعہ کرتی ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے رسول خدا ایک ماہر نفسیات تھے۔انھوں نے نفسیاتی (جن وجادو) بیماریوں کے آسان علاج اور قابل عمل تدابیر بتائے ہیں ۔ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی یہ کتاب بہت ہی شاندار اور مفید ہے۔موصوف نے نہایت خوبصورت طریقے سے قرآن وحدیث کی روشنی میں معاشرے سے اس بیماری کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے علاج کا بہترین نسخہ بتایا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنی پہلی کتاب "دماغی صحت" میں اُس مرض کی طرف تھوڑا بہت اشارہ کیا تھا۔لیکن انھوں نے اس کتاب میں کافی تفصیل سے اس موضوع پر مواد جمع کیا ہے۔

اردو زبان میں اس سے پہلے اس موضوع پر ایسی کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گزری ہے۔مراٹھی،ہندی اور انگریزی میں بھی اس کتاب کے ترجمے آنی چاہیئے ۔ ہماری دعا ہے کہ ڈاکٹر عزیز احمد قادری کی کاوشوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں ۔آمین ۔

ان کے بیوی اور بچوں نے بھی ان کی مدد کی اس کے لئے ان کو مبارک باد۔

والسلام

ڈاکٹر عبدالکریم محمد مانک

ماہر امراض نفسیات

ہمارے معاشرے میں کئی طرح کی اندھی تقلیدیں نسل درنسل چلی آرہی ہیں جن کی وجہہ سے عام آدمی تو کیا بلکہ پڑھا لکھا طبقہ بھی اس کی زد میں آجاتا ہے۔

دین اسلام نے معاشرے کو سدھارنے اور اس میں موجود ہر برائی کو مٹانے اور لوگوں کی دنیوی واخروی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح کی کوششیں کی۔جب ان کوششوں پر ایک گہری نظر ڈالی جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح نظر آتی ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی میں پیش آنے والے ایسے کسی مسئلہ کو نہیں چھوڑا جس کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمیں نہ ملتا ہو۔

قرآن کریم نے ہمیں کائنات کی چیزوں میں غور وفکر کرنے کی تعلیم دی اور یہی غور وفکر کا نتیجہ آج ہمارے سامنے سائنسی ایجادات کی شکل میں موجود ہے، غور وفکر اور تحقیق کے نتیجے میں آدمی کسی بھی بات کی تہہ تک پہنچتا ہے اور اس کی صحت اور عدم صحت کو سمجھتا ہے اس ضمن میں روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے متعدد واقعات کی بطور مثال پیش کیے جاسکتے ہیں۔

حضور ﷺ نے اندھی تقلید سے منع فرمایا ہے اور نجومی، کاہن اور ساحر کی خرافات سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔جادو سیکھنا ،سکھانا دونوں کو حرام قرار دیا ہے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے سورج گرہن ہوا اور اسی وقت حضورؐ کے فرزند ابراہیمؓ کا انتقال بھی ہوا تو لوگوں میں اس بات کا چرچا ہوا کہ حضورؐ کے فرزند کے انتقال کی وجہہ سے سورج گرہن ہوا حضور ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے لوگوں کو بتایا کہ سورج گہن یا چاند گہن کسی کی موت یا پیدائش سے نہیں ہوتے بلکہ وہ اللہ کی دو نشانیاں ہیں اسی طرح ایک اور حدیث ہمیں یہ بتلاتی ہے۔ "آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ کسی بھی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے دوسروں تک پہنچادے"۔

جن کی تعریف:

جن ایک مخلوق ہے۔انسانوں اور جنوں میں بنیادی فرق تخلیقی مادّے کا ہے۔

تخلیقی مادّہ اور زمانہ تخلیق :

ارشاد باری تعالی ہے۔

ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حما مسنون والجان خلقناہ من قبل من نار السموم۔ (سورۃ حجر۔آیت ۲۶،۲۷)

(’ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے ہوئے گارے سے پیدا کیا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے‘۔)

اس آیت میں نہ صرف انسانوں اور جنوں کے تخلیقی مادّوں کی صراحت کی گئی کہ انسان مٹی سے اور جن آگ کی لپٹ سے پیدا کئے گئے بلکہ اس آیت میں زمانہ تخلیق کا بھی تعین کیا گیا کہ جن انسان سے پہلے پیدا کئے گئے۔اس کی تائید میں ہمیں قرآن مجید میں متعدد دیگر آیات ملتی ہیں۔چنانچہ قرآن کریم میں ابلیس کے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ خود ابلیس کی زبانی نقل کی گئی: ’قال لم اکن لا سجد لبشر خلقتہ من صلصال من حما مسنون‘ (سورۃ حجر۔۳۳)

(وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کالی اور سڑی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے)

سورۃ اعراف میں ابلیس کی زبانی یہ وجہ نقل کی گئی:

’قال انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین‘ (سورۃ اعراف۔۱۲)

(کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس کو خاک سے پیدا کیا)۔

’وخلق الجان من مارج من نار‘ (سورۃ الرحمن۔آیت ۱۵)

(اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔)

مقصدِ تخلیق:

قرآن کریم میں انسانوں اور جنوں کے مقصد تخلیق کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

’وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون‘ (سورۃ الذاریات۔آیت ۵۶)

(میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں)

اس آیت کا واضح مفہوم یہ ہے کہ انسان اور ’جن‘ ہر دو مخلوق صرف اللہ کی عبادت کیلئے پیدا کئے گئے اس کے علاوہ اور کسی مقصد کے لئے نہیں۔

کیا جن نظر آتے ہیں؟

ارشاد باری ہے

’انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم‘ (سورۃ اعراف۔آیت نمبر ۲۷)

(وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جن انسان کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں اور ان کی شناخت ممکن نہیں۔

جنوں کے وجود پر دلائل:

جنوں کے وجود سے قطعی انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ خود قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ان کے وجود کی شاہد ہیں۔

قرآن کریم میں جنوں کے وجود کی دلیلیں:

۱) ’واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن‘۔(سورۃ احقاف ۲۹)

(اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ وہ قرآن سنیں)

۲) "یٰمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا"۔ (سورۃ انعام ' آیت نمبر ۱۳۰)

(اے جن وانس کے گروہ! کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے)

۳) "یٰمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا لاتنفذون الا بسلطان"۔ (سورۃ الرحمٰن' آیت نمبر ۳۳)

(اے جن وانس کے گروہ! اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ کر دیکھو تم نہیں بھاگ سکتے۔ اس کے لیئے بڑا زور چاہیئے)

٤) قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا۔

(سورۃ الجن' ۲)(اے نبی! کہہ دو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا پھر جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے کہا ہم نے ایک بڑا عجیب قرآن سنا ہے)

۵) "وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا"۔

(سورۃ الجن' آیت نمبر ٦)(اور یہ کہ انسانوں میں کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے' اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا)

احادیث مبارکہ میں جنات کے وجود پر دلیلیں:

"عن عائشہ رضی اللہ عنہا قلت: قال رسول اللہ ﷺ: خلقت الملائکۃ من نور وخلق الجان من النار و خلق آدم مما وصف لکم"۔ (صحیح مسلم شریف ۱۸۔۱۲۳)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جس کے بارے میں تمہیں بتایا جا چکا ہے)

"عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال لی رسول اللہ ﷺ: انی اراک تحب الغنم والبادیۃ فاذا کنت فی غنمک وبادیتک فاذنت بالصلاۃ فارفع صوتک بالنداء فانہ لایسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیئی الا شھد لہ یوم القیامۃ"۔ (صحیح بخاری' ۲۔۳۴۳)

(حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور گاؤں بہت پسند ہے۔ جب تم اپنی بکریوں کے پاس اپنے گاؤں میں ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو اپنی آواز کو بلند کرو' کیونکہ موذن کی آواز جو بھی سنتا ہے خواہ جن ہو یا انس یا کوئی اور چیز وہ اسکے حق میں قیامت کے دن گواہی دے گی۔)

جنوں کے بارے میں لوگوں کے ذہن میں مختلف خیالات آتے رہتے ہیں ہم انہیں قرآن اور حدیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات قرآن سے ثابت ہو چکی کہ جن اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جسے انسان اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔

جب ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے تو پھر انہیں پہچاننا ہمارے لئے ناممکن ہے عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ جن عاملین کے قبضے میں ہوتے ہیں اور وہ ان جنوں کے ذریعے اپنی مرضی کے موافق جو بھی کام چاہے کروا سکتے ہیں۔ اگر ہم حضرت سلیمانؑ کی دعا پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت سلیمانؑ ہی کو یہ طاقت عطا فرمائی تھی قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

قال رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب"

(سورۃ ص' آیت نمبر ۳۵)

(کہا اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے سوا کسی شخص کے لائق نہ ہو' تو بڑا ہی دینے والا ہے)

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور جنوں کو انکے تابع کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ومن الشیطین من یغوصون له ویعملون عملاً دون ذلك وکنا لھم حٰفظین

(سورۃ انبیاء آیت نمبر۸۲)

(اسی طرح بہت سے شیاطین بھی ہم نے سلیمان کے تابع کئے تھے جو اس کے فرمان سے غوطے لگاتے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے۔ ان کے نگہبان ہم ہی تھے)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والشیطین کل بنّاء وغواص واٰخرین مقرنین فی الاصفاد

(سورۃ ص آیت نمبر ۳۷۔۳۸)

(اور طاقتور جنوں کو بھی سلیمان کا ماتحت کر دیا ہر عمارت بنانے والے اور غوطہ خور جن اور دوسری جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے تب ایک شیطان آیا تو آپ ﷺ نے نماز میں اسے اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور نماز کے بعد کہا کہ ''میں نے اسے اتنا ہٹایا کہ مجھے اس کی زبان کی ٹھنڈک محسوس ہوئی' اور اگر میرے بھائی سلیمانؑ کی دعا نہ ہوتی تو میں اسے کھمبے سے باندھ دیتا تاکہ لوگ اسے دیکھیں''۔ (صحیح بخاری۔ نسائی) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول نے بھی کسی جن کو مسخر کرنا پسند نہیں کیا۔ لیکن عام طور پر لوگ جنوں کو مسخر کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں ٹھوس دلائل کے ذریعہ ثابت کرنا ہوگا کہ جن ان کے قبضے میں موجود ہیں اور وہ ان سے جو کام لینا چاہیں لے سکتے ہیں۔

میں نے اپنے تیس سالہ تجربہ میں بعض عاملین سے بالمشافہ گفتگو کی جن کے بارے میں لوگوں میں مشہور تھا کہ ان کے قبضے میں جن ہے۔ لیکن خود انہوں نے جن کو قبضے میں رکھنے کا انکار کیا اور کہا کہ ہم تو صرف دعا کرتے ہیں اور اللہ شفا دیتا ہے۔ جنوں کے تعلق سے قرآن مجید میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ جنوں کو غیب کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔

ارشاد باری ہے:

ولقد جعلنا فی السماء بروجا وزینّٰھا للنظرین۔ وحفظنھا من کل شیطٰن رجیم۔ الا من استرق السمع فاتبعه شھاب مبین (سورۃ الحجر۔۱۶۔۱۸)

(یہ ہماری کارفرمائی ہے کہ آسمان میں ہم نے بہت سے مضبوط قلعے بنائے انہیں دیکھنے والوں کے لئے مزین کیا اور ہر شیطان مردود سے ان کو محفوظ کر دیا۔ کوئی شیطان ان میں راہ نہیں پا سکتا الا یہ کہ کچھ سن گن لے لے اور جب وہ سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو ایک شعلہ روشن اس کا پیچھا کرتا ہے)۔ یہ آیات قرآنیہ واضح طور پر بتلاتی ہیں کہ جن آسمان سے معلومات حاصل نہیں کر سکتے اور انہیں کسی طرح کا غیبی علم نہیں ہوتا۔

کتب حدیث میں ہمیں متعدد احادیث ملتی ہیں جو جنوں کی مختلف صفات بتلاتی ہیں جیسے ان کا مختلف شکلوں میں پایا جانا مثلاً انسان' کتا' بلی' سانپ وغیرہ لیکن ان شکلوں میں دیکھکر یہ پہچاننا کہ یہ جن ہے نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے احادیث میں یہ واقعات ملتے ہیں کہ حضور ﷺ کو وحی کے ذریعے کسی بات کا علم ہوتا تھا یا پھر خود جن یہ بتاتے کہ میں جن ہوں۔ حضرت ابو ھریرہؓ کا ذیل کا واقعہ یہ بات واضح کرتا ہے کہ آیت الکرسی پڑھنے سے جن بھاگ جاتا ہے اور اسکو بھگانے کے لئے کچھ اور کرنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابو ھریرہؓ کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے:

حضرت ابو ھریرہؓ فرماتے ہیں۔

'مجھے رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ رمضان کی حفاظت پر مامور کیا میں پہرہ دے رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اپنے (تھیلہ میں) غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: خدا کی قسم میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا' وہ کہنے لگا میں محتاج ہوں' چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور بہت حاجت مند ہوں' یہ کہتے ہی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول

اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ابوھریرہؓ ! کل شام والے قیدی نے کیا کہا تھا؟ حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول! اس نے اپنی غربت اور عیال داری کی شکایت کی اور خود کو ضرورت مند ظاہر کیا تھا' مجھ کو اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ کہا وہ دوبارہ پھر آئے گا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ آپ ﷺ نے اس کے آنے کے بارے میں فرما دیا تھا۔ لہذا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا' وہ آیا اور غلہ چرانے لگا۔ میں نے اسے پھر پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں' بچوں کی ذمہ داری ہے۔ میں اب نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر پھر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوھریرہؓ! تمہارے قیدی نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے بہت حاجت مندی کی شکایت کی اور یہ کہ بچوں کی ذمہ داری ہے' مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'اس نے تم سے جھوٹ کہا وہ پھر آئے گا'۔ چنانچہ میں تیسری رات بھی اس کی تاک میں رہا' وہ واقعی آیا اور غلہ چرانے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ضرور پیش کروں گا۔ تین دفعہ ہو چکا' تم یہ کہہ کر چھوٹ جاتے ہو کہ اب نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتے ہو۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے **کلمات** سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر سونے کی غرض سے جاؤ تو' آیت الکرسی' پڑھو ' **اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم**۔ 'پوری آیت ختم کرو' یہ پڑھنے سے تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک پہریدار آ جائے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب بھی پھٹک نہ سکے گا۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے قیدی نے رات کیا کہا؟ میں نے عرض کیا کہ

یا رسول اللہ ﷺ اس نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ایسے **کلمات** سکھاتا ہوں جن کی بدولت اللہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کون سے **کلمات** ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ جب **رات** کو تم اپنے بستر پر سونے کی غرض سے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھو ' **اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم**۔ ' آخر تک' اور اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک پہریدار تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہ پھٹک سکے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'اس نے تم سے سچ کہا جبکہ وہ خود سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ ابوھریرہؓ! تمہیں پتہ ہے تم تین راتوں سے کس سے باتیں کر رہے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: 'وہ شیطان تھا'۔ اس شیطان نے انسان کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اس واقعہ سے یہ **بات** واضح ہوتی ہے کہ اگر **حضرت** ابوھریرہؓ تک جن کو نہیں پہچان سکے اور نہ ہی حضور ﷺ نے انہیں جن کو پہچاننے کی کوئی نشانی بتلائی۔ حضور ﷺ کو جو بھی علم ہوا وہ وحی کے ذریعے ہوا اور اسی کے ذریعے حضور ﷺ نے یہ **بات** کہی کہ وہ شیطان ہے اور اس نے سچ کہا۔ تو جن کے بھگانے کیلئے آیت الکرسی کا پڑھنا ایک آسان اور مفید طریقہ ہے اگر کسی کو شبہ ہو کہ اس کو جن نظر آ رہا ہے تو آیت الکرسی پڑھنے سے وہ بھاگ جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ **بات ثابت** ہو چکی کہ ''جن'' ایک مخلوق ہے جو آگ کی لپٹ سے انسانوں سے پہلے پیدا کی گئی تاکہ وہ خدا کی عبادت کرے یہ انسانی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں۔ جن انسان اور مختلف حیوانی شکلوں میں متشکل ہونے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ''جن'' عاملین کے قبضے میں رہتے ہیں اور وہ اُن سے حسب منشا کام لے سکتے ہیں لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں کہ **جنوں کو قابو میں رکھنے کی طاقت اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کے علاوہ کسی اور کو بھی عطا کی**۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی کسی جن کو مسخر نہیں کیا۔

جادو کی تعریف

جادو کے لئے عربی زبان میں 'سحر' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔علماء اس بات پر متفق ہیں کہ سحر یا جادو ایک ایسا عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ 'عربوں نے جادو کا نام سحر اس لئے رکھا کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتی ہے'۔

امام ابن قیمؒ کہتے ہیں 'جادو ارواح خبیثہ کے اثر ونفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہوتی ہیں'۔

ابن فارس جادو کے متعلق کہتے ہیں 'ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ سحر (جادو) باطل کو حق کی شکل میں پیش کرتا ہے'۔

جادو کے وجود پر قرآنی دلائل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واتبعوا ماتتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان وماکفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین ببابل ہاروت وماروت وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر فیتعلمون منہما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ وما ہم بضارین بہ من احد الا باذن اللہ ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم ولقد علموا لمن اشتراہ مالہ فی الآخرۃ من خلاق ولبئس ما شروا بہ انفسہم لو کانوا یعلمون۔

(سورۃ البقرۃ ' آیت نمبر ۱۰۲)

(اور وہ پیچھے ہو لئے ان باتوں کے جو شیاطین' سلیمان کے عہد سلطنت میں پڑھایا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا' بلکہ شیاطین نے کفر کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے' اور اس چیز کے پیچھے ہو لئے جو بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر اتاری گئی۔اور وہ دونوں کسی کو جادو سکھانے سے پہلے بتا دیا کرتے تھے کہ ہم تو صرف آزمائش کے طور پر بھیجے گئے ہیں' اس لئے کفر نہ کرو۔پھر بھی لوگ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے تھے جس کے ذریعہ آدمی اور اس کی بیوی میں تفریق پیدا کرتے تھے اور وہ (جادو) کے ذریعہ بغیر اللہ کی مشیت کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے' اور لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جو ان کے لئے نقصان دہ تھی' اور نفع نہ پہنچا سکتی تھی۔حالاں کہ وہ جانتے تھے کہ جو کوئی جادو کو اختیار کرے گا' اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا' اور بہت ہی بری شے تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا' کاش وہ اس بات کو سمجھتے)

قل اعوذ برب الفلق ☆ من شر ما خلق ☆ ومن شر غاسق اذا وقب ☆ ومن شر النفاثات فی العقد ☆ ومن شر حاسد اذا حسد ☆ (سورۃ الفلق مکمل)

(اے نبی! آپ کہہ دیجئے' میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں' تمام مخلوقات کے شر سے' اور رات کی برائی سے جب اس کی بھیانک تاریکی ہر جگہ داخل ہو جاتی ہے۔اور ان جادوگر عورتوں سے جو دھاگے پر جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں اور گرہیں ڈالتی ہیں اور حاسد کے حسد سے جب وہ اپنا حسد ظاہر کرتا ہے)

قل اعوذ برب الناس ☆ ملک الناس ☆ الہ الناس ☆ من شر الوسواس الخناس ☆ الذی یوسوس فی صدور الناس ☆ من الجنۃ والناس ☆ (سورۃ الناس مکمل)

(کہہ دیجئے کہ میں آدمیوں کے مالک' آدمیوں کے بادشاہ' آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے' پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا انس۔)

جادو کا وجود احادیث کی روشنی میں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قبیلہ بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے جسے لبید بن الاعصم کہا جاتا تھا رسول اکرم ﷺ پر جادو کر دیا، جس سے آپ ﷺ متاثر ہوئے۔ چنانچہ آپ کو یہ گمان ہوتا کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ ایک دن (یا ایک رات) میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے، اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے: 'اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی، میرے پاس دو آدمی آئے، جن میں سے ایک میرے سر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس کھڑا ہو گیا پھر ایک نے دوسرے سے پوچھا: اس شخص کو کیا ہو گیا ہے؟ دوسرے نے جواباً کہا، اس پر جادو کیا گیا ہے، پہلے والے نے پھر پوچھا کس نے کیا ہے؟ کہا: لبید بن الاعصم نے، پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ کہا: کنگھی، بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں، پھر پوچھا جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے، وہ کہاں ہے؟ کہا: بئر ذروان میں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو لیکر اس کنویں کے پاس گئے (اسے نکالا اور پھر) واپس آ گئے اور فرمانے لگے: 'اے عائشہ! اس کا پانی انتہائی سرخ ہو چکا تھا اور اس کے کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں' (یعنی وہ انتہائی بدشکل تھے)۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں'۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا۔

اس حدیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضور ﷺ پر جادو کے اثرات کی تشخیص خود حضور ﷺ نے نہیں فرمائی بلکہ اس کی اطلاع فرشتوں کے ذریعہ دی گئی۔

جب سید الانبیاء ﷺ جادو کا اثر اس وقت تک نہ سمجھ پائے جب تک بذریعہ وحی آپ کو نہ بتلایا گیا تو پھر ایک عام انسان کے لئے جادو کے اثرات سمجھنا کس قدر مشکل بات ہے اور وہ کسی فرشتہ کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ جادو کا اثر جان لینے کے بعد حضور ﷺ نے صرف اتنا ہی فرمایا کہ اللہ نے مجھے شفا دی اسلئے ہمیں پورا بھروسہ اللہ کی ذات پر ہی رکھنا چاہیئے نہ کہ عملیات کی کسی قسم پر۔

جادو کا یہ واقعہ معوذتین کے شان نزول میں مفسرین نے عام طور پر تحریر کیا ہے اس میں معوذتین کی گیارہ آیتیں جو نازل ہوئیں اس سے جادو کی گیارہ گرہیں کھل گئیں جیسے جیسے حضور ﷺ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے ویسے ویسے ایک گرہ کھلتی جاتی۔ یوں معوذتین کا صبح و شام پڑھنا حضور ﷺ کا معمول بھی تھا۔

لہٰذا اگر ہم انہیں صبح و شام پڑھتے رہیں تو جادو کے اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'اجتنبوا السبع الموبقات قالوا: یا رسول اللہ ما ھن؟ قال: الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المومنات' (صحیح مسلم، صحیح بخاری)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو، صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! وہ سات کام کونسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاک دامن ایمان والی اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کر دینے والے کاموں میں شمار فرمایا۔

کیا جادو سیکھنا جائز ہے؟

'وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر' (سورۃ البقرہ ۱۰۲)

(وہ دونوں فرشتے جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیتے تھے کہ دیکھو ہم تو صرف ایک آزمائش ہیں، تم کفر نہ کرنا۔)

کیا جادوگر کامیاب ہوتے ہیں؟

آج جادو وباء کی طرح پھیلتا جا رہا ہے۔لوگ تیزی سے اس مرض میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں لیکن کیا جادوگر اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟ اس کا جواب قرآن کریم میں اس طرح دیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'قال موسیٰ أتقولون للحق لما جاء کم أسحر هذا و لا یفلح السٰحرون'

(سورۃ یونس ۷۷)

(موسیٰ نے کہا کہ جب تمہارے پاس حق آ گیا تو کیا تم اسے جادو کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔)

ایک اور جگہ پر فرمان الٰہی ہے:

'فأوجس فی نفسه خیفة موسیٰ ☆ قلنا لا تخف انك انت الاعلیٰ ☆ وألق ما فی یمینك تلقف ما صنعوا انما صنعوا کید سٰحر و لا یفلح السٰحر حیث اتیٰ ☆ فألقی السحرة سجدا قالوا آمنا برب هارون وموسیٰ ☆ (سورۃ طٰہٰ ۶۷-۷۰)

(سو موسیٰ کے دل میں تھوڑا سا خوف ہوا، ہم نے کہا کہ تم ڈرو نہیں، تم ہی غالب رہو گے اور (اس کی صورت یہ کہ یہ) تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (عصا) ہے اس کو ڈال دو ان لوگوں نے جو کچھ (سانگ) بنایا ہے یہ (عصا) سب کو نگل جاوے گا یہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے جادوگروں کا سونگ ہے اور جادوگر کہیں جاوے (معجزے کے مقابلے میں کبھی) کامیاب نہیں ہوتا سو جادوگر سجدے میں گر گئے (اور بآواز بلند) کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر۔)

جادو کا ذکر قرآن مجید میں دو واقعات کے ساتھ آیا ہے۔پہلا واقعہ سلیمانؑ کے دور کا ہے جبکہ ہاروت اور ماروت نے لوگوں کو میاں بیوی کے درمیان تفرقہ ڈالنے والا جادو سکھایا جس کا ذکر سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ میں ہے۔

اسمیں جادو کے طریقے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔دوسرا ذکر موسیٰ کے دور کا ہے جب فرعون کے جادوگروں نے نظر بندی کے ذریعے لوگوں کو رسّیوں کے بجائے سانپ دیکھائے جس کا ذکر سورہ طہٰ میں ہے۔تیسرا واقعہ حضور ﷺ پر جادو کیئے جانے کے تعلق سے موجود ہے جسکا ذکر ہمیں حدیث کی صحیح کتابوں میں ملتا ہے۔

جادو کی اقسام

جادو کے مندرجہ ذیل آٹھ اقسام مختلف روایتوں کے ذریعہ ثابت ہے۔

۱) سحر تفریق۔ ۲) سحر محبت۔ ۳) سحر تخیل۔ ۴) سحر جنون۔
۵) سحر خمول (سستی و کاہلی)۔ ۶) سحر ہواتف (چیخ و پکار)۔ ۷) سحر امراض۔
۸) سحر استحاضہ۔

سحر تفریق کی علامات۔

کسی کی محبت اچانک بغض و نفرت میں تبدیل ہوجائے' دو آدمیوں کے درمیان بے انتہا شکوک وشبہات پیدا ہوجائیں' دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا عذر نہ مانے' معمولی سبب اختلاف کو پہاڑ تصور کرنے لگے' بیوی خاوند کو بدشکل اور خاوند بیوی کو بدصورت تصور کرنے لگے' جس پر جادو کیا گیا ہے وہ اپنے ساتھی کے ہر کام کو ناپسند کرنے لگے' ہو یا جس پر جادو کیا گیا ہے وہ اس جگہ کو ناپسند کرنے لگے جہاں اس کا ساتھی بیٹھتا ہے۔

سحر محبت کی علامات:

حد سے زیادہ محبت' کثرت جماع کی شدید خواہش' بیوی کے بغیر بے صبری کا مظاہرہ' اسے دیکھنے کے لئے شدید اشتیاق ' بیوی کی اندھی فرماں برداری۔

سحر تخیل کی علامات:

منجمد چیز کو متحرک اور متحرک کو منجمد دیکھنا' چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا سمجھنا' مختلف چیزوں کو ان کی حقیقت سے ہٹ کر دیکھنا۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں لوگوں نے دیکھا کہ جادوگروں کی رسیاں اور لکڑیاں دوڑتے ہوئے سانپ معلوم ہونے لگے۔

سحر جنون کی علامات:

پریشان خیالی' حواس باختگی اور شدید نسیان' بے تکی باتیں' ٹکٹکی باندھ کر اور ترچھی نگاہ سے دیکھنا کسی ایک جگہ قرار نہ آنا' کسی خاص کام کو جاری نہ رکھنا' اپنی ظاہری شکل وصورت کا خیال نہ رکھنا' اگر سحر جنون کا اثر زیادہ ہو تو پھر منہ اٹھا کر مسلسل چلتے رہنا یہ جانے بغیر کہ وہ کہاں جا رہا ہے' غیر آباد مقامات پر سو جانا۔

سحر خمول کی علامات:

خلوت پسندی' خودغرضی' مکمل خاموشی' پریشان خیالی' ہمیشہ سر درد' مجالس سے نفرت وگھبراہٹ' ہمیشہ سستی وکاہلی۔

سحر ہواتف کی علامات:

خوفناک ڈراونے خواب' خواب میں ایسا لگے جیسے کوئی اسے پکار رہا ہو' حالت بیداری میں کچھ آوازیں سنائی دے اور کوئی شخص نظر نہ آئے' کثرتِ وساوس' اپنے دوست و احباب کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہونا' خواب میں یوں محسوس ہونا جیسے وہ ایک بلند چوٹی سے گرنے ہی والا ہو' خواب میں خوفناک حیوانات نظر آنا جو اس کے پیچھے دوڑ رہے ہوں۔

سحر امراض کی علامات:

کسی ایک عضو میں دائمی درد' مرگی کا دورہ' اعضاء جسم میں سے کوئی ایک عضو یا پورے جسم کا بے حرکت ہوجانا' حواس خمسہ میں سے کسی ایک کا معطل ہوجانا۔

سحر استحاضہ کی علامات:

مرض استحاضہ یہ ہے کہ حیض کے دنوں کے بعد بھی عورت کو خون آتا رہنا یہ خون ایک ماہ تک جاری رہ سکتا ہے اور اس کی مقدار میں کمی بیشی بھی ممکن ہے۔

کیا یہ علامات نفسیاتی امراض میں بھی پائی جاتی ہیں؟

جادو قرآن اور حدیث سے ثابت ہے لیکن قرآن پاک نے نام نہاد جادوگروں، آسیب زدہ افراد کا علاج کرنے والے عاملوں، جھاڑ پھونک کرنے والے باباؤں اور اُن کے معاونین کی سخت مذمت کی ہے اور یہی بات حدیث سے بھی ثابت ہے۔ مختلف عالموں اور عاملوں نے جادو یا آسیب زدگی کی مختلف علامات بتائی ہیں۔ یہ علامات نفسیاتی امراض سے بڑی حد تک مطابقت رکھتی ہیں یہ موضوع نہایت تفصیل کے ساتھ تیسرے باب میں زیر بحث ہے جو مختلف امراض کی علامات ان کے علاج نیز مریضوں کے اُن بیانات پر مشتمل ہے جو عاملوں سے مایوس ہونے کے بعد ناچیز سے رجوع ہوئے اور الحمد اللہ وہ لوگ شفایاب بھی ہوئے۔

نفسیاتی امراض کا دائرہ کافی وسیع ہے ان نفسیاتی امراض کے متعلق احقر کی کتاب ''دماغی صحت'' میں ان کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ زیر نظر کتاب میں جادو کے جو مختلف اقسام اور ان کی جو علامات بتلائی گئی ہیں بعینہ وہی علامات مختلف نفسیاتی امراض کی بھی ہیں ان علامات کا تقابلی جائزہ ذیل میں کیا جارہا ہے۔

سحر تفریق :

سحر تفریق کی جو علامات بتلائی گئی ہیں مثلاً محبت کا اچانک بغض و نفرت میں تبدیل ہوجانا، میاں بیوی کے درمیان شکوک و شبہات کا پیدا ہوجانا، دونوں میں سے ہر ایک کا دوسرے کے عذر کو قبول نہ کرنا، رائے کے معمولی فرق کو زبردست اختلاف بنادینا یا تصور کرنا چھوٹا سا سبب اختلاف کو پہاڑ تصور کرلیا جائے یہ سب علامتیں ڈپریشن اور اسکیزوفرینیا (Schizophrenia & Depression) میں بھی پائی جاتی ہیں۔
بیوی کا خاوند کو بدشکل اور خاوند کا بیوی کو بدصورت تصور کرنا، اپنے ساتھی کے ہر کام کو ناپسند کرنا یہ علامتیں Deperession نامی مرض کی ہیں۔ عام طور پر میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اوپر بتلائی گئی وہ تمام علامات اور اس کے علاوہ دیگر کئی علامتیں جو نفسیاتی امراض میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مختلف نفسیاتی اثرات کی وجہ سے رشتہ داروں اور دوستوں کے درمیان نا اتفاقی پیدا ہونے کے مختلف عوامل اور وجوہات ہیں۔ کیونکہ مرض کی حالت میں ہونیوالی حرکتوں سے لوگوں میں ناچاقیاں بڑھ جاتی ہیں۔ تفصیلات کیلئے احقر کی کتاب ''دماغی صحت'' کا مطالعہ کیجئے۔

سحر محبت :

سحر محبت کی علامات میں حد سے زیادہ محبت کرنا، جماع کی شدید خواہش کا پیدا ہونا، بیوی کے بغیر بے صبری کا مظاہرہ کرنا ایسی علامتیں HypoMania میں بھی پائی جاتی ہیں۔

سحر تخیل: (وہم)

چھوٹی چیز کا بڑا اور، بڑی چیز کا چھوٹا دکھائی دینا، اسے Mircopsea اور Micropsea کہا جاتا ہے۔ یہ Temporal lobe, Epilepsy میں پائی جانے والی علامات ہیں۔ رسی کا سانپ نظر آنا ایسے Illusion کہتے ہیں اور یہ علامت بھی نفسیاتی امراض میں بھی پائی جاتی ہے۔

سحر جنون :

سحر جنون کی جو علامتیں بتائی گئی ہیں، ان میں بے تکی باتیں کرنا، ایک جگہ نہ ٹھہرنا، کسی خاص کام کو جاری نہ رکھنا۔ اگر سحر جنون زیادہ ہو تو منہ اٹھا کر چلتے رہنا تمام علامات Mania مرض میں بھی پائی جاتی ہیں اور پریشان خیالی، حواس باختگی، شدید نسیان اور اپنی ظاہری شکل وصورت کا خیال نہ رکھنا یہ علامات عام طور پر Deperession میں بھی پائی جاتی ہیں اور غیر آباد جگہوں پر سو جانے کی علامات Schizopherenia میں پائی جاتی ہیں۔

سحر خمول :

سحر خمول کی جو علامات بتائی گئی ہیں ان میں خلوت پسندی، خود غرضی، مکمل خاموشی، پریشان خیالی، ہمیشہ سر درد، محفلوں سے کراہت، سستی، ان علامات پر اگر غور کیا جائے تو یہ علامات اسکیزوفرینیا اور ڈپریشن Schizophrenia & Depression مرض میں بھی پائی جاتی ہیں اور ان بیماریوں کی وجوہات معلوم ہیں اور ان بیماریوں کا علاج بھی ممکن ہے۔ ہمیشہ سر درد کی علامت D epression نامی مرض کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔

سحر ہواتف : (چیخ و پکار)

سحر ہواتف کی جو علامات بتلائی گئی ہیں ان میں ڈراونے خواب، خواب میں ایسا لگے جیسے کوئی پکار رہا ہو، کثرتِ وساوس، خواب میں ایسا لگے جیسے وہ ایک بلند چوٹی سے گرنے ہی والا ہو، خواب میں ایسے حیوانات نظر آئیں جو اس کے پیچھے بھاگ رہے ہوں، یہ سب علامات Anxiety یا اضطراب کی حالت میں پائی جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ جو علامات بتائی گئی ہیں حالت بیداری میں کچھ آوزیں سنائی دے اور کوئی شخص نظر نہ آئے اس کو Hallucinations کہا جاتا ہے۔ Hallucinations مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اپنے دوست واحباب کے بارے میں زیادہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہونا، یہ علامات Depression & Paranoid Schizophrenia میں پائی جاتی ہیں۔ تفصیلات کے لئے ناچیز کی کتاب ''دماغی صحت'' کا مطالعہ مفید ہوگا۔

سحر امراض :

سحر امراض کی علامات جو بتلائی گئی ہیں جسم کے کسی عضو کا یا پورے جسم کا بے حرکت ہوجانا، حواس خمسہ میں سے کسی ایک کا کام نہ کرنا، مرگی کا دورہ پڑنا یہ سب علامات جسمانی بیماریوں میں پائی جاتی ہیں اور جب ان کی وجوہات کا پتہ ہو تو اسے سحر یا جادو کس بناء پر کہا جا سکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمارے سامنے جو دلائل آتے ہیں ان دلائل سے ان علامات کو جادو یا سحر کہنا ممکن نہیں ہے۔

سحر استحاضہ:

یہ ایک جسمانی مرض ہے۔

Hallucinaiton

کوئی چیز کے موجود نہ ہونے کے باوجود بھی وہ چیز نظر آنا یا حقیقتاً کوئی آواز نہ پائے جانے کے باوجود آواز سنائی دینا۔ کسی خوشبو کے نہ ہونے کے باوجود خوشبو سنگھائی دینا۔ اور کوئی شئے مس نہ کرنے کے باوجود وہ مس ہوتی ہوئی محسوس ہونا کسی چیز کا اُسے نہ چھونے کے باوجود یوں محسوس ہونا کہ وہ مجھے چھورہی ہے اس قسم کی علامات Psychosis مرض کی ہیں۔ عام طور پر ان علامات کو 'جن' کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ حالانکہ بعینہ یہی علامات انسان میں مختلف قسم کی Psychotropic Drugs جیسے گانجہ' چرس' افیوم' ہیروئن اور شراب دے کر بھی پیدا کی جاسکتی ہیں۔ اور خصوصاً یہ علامات Schizopherenia مرض کی ہیں۔ اس میں ایسی چیزوں کا احساس ہوتا ہے جس کا فی الحقیقت کوئی وجود نہیں ہوتا۔ جیسے کسی کی آواز یا گھنٹی سنائی دینا۔ یا قریب میں کسی کے نہ ہونے کے باوجود یوں محسوس ہونا کہ پلنگ کے نیچے یا کمرہ میں کوئی موجود ہے۔ مریض کو غیر موجود شئے کی بو آنا۔ کچھ لوگوں کو آنکھوں کے سامنے کچھ نہ ہونے کے باوجود دیو بھوت یا آدمی نظر آنا۔ کوئی بڑی شئے چھوٹی اور چھوٹی شئے بڑی نظر آنا۔ انسان شیطان کی طرح نظر آنا۔ یا یوں محسوس ہونا کہ اس کے جسم پر کیڑے رینگ رہے ہیں۔

جنات کا وجود برحق ہے لیکن جنات کا کسی جگہ پایا جانا یا کسی شخص میں یا جانور میں حلول کرنا اس کو سمجھنے کیلئے گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔ جنات کے متعلق کافی احادیث موجود ہیں جو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ انکا وجود برحق ہے لیکن وہ انسانوں کو کسطرح پریشان کرتے ہیں اس کی صراحت ہمیں قرآن وحدیث میں نہیں ملتی۔ لیکن میرا اپنا طویل ذاتی تجربہ ہے کہ عام طور پر میرے پاس آنے والے مریض نفسیاتی امراض ہی کے شکار ہوتے ہیں۔

اور میرے پاس رجوع ہونے سے پہلے اکثر و بیشتر حضرات عاملین سے رجوع ہوتے ہیں جو ان کے ذہن میں یہ بات جاگزین کر دیتے ہیں کہ ان پر جادو یا 'جن' کا اثر ہوا ہے اور وہ اسکے ازالہ کے لئے مختلف طریقے بھی بطور علاج استعمال کرتے ہیں۔

جن میں تعویذ بھی ایک طریقہ علاج ہے عموماً اکثر مریضوں کی علامات یکساں ہوتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) نیند نہ آنا۔
۲) گھبراہٹ و بے چینی ہونا۔
۳) یادداشت کمزور ہونا۔
۴) بھوک نہ لگنا۔
۵) پیشاب کا بار بار آنا۔
۶) سینے، پیٹ اور بدن میں درد ہونا۔
۷) سستی و کاہلی پیدا ہونا۔
۸) کام سے دل اُچاٹ ہوجانا۔
۹) جسمانی و جنسی کمزوری۔
۱۰) تنہائی پسند کرنا۔
۱۱) پراگندہ خیالات کا آنا۔
۱۲) ایک ہی کام کو بار بار کرنا۔
۱۳) مختلف آوازیں سنائی دینا۔
۱۴) مختلف چیزیں دکھائی دینا۔
۱۵) چھوٹی چیز بڑی نظر آنا۔
۱۶) بڑی چیز چھوٹی نظر آنا۔
۱۷) چیخ و پکار کرنا۔
۱۸) گالی گلوج کرنا۔
۱۹) مسلسل باتیں کرنا۔
۲۰) بچوں کی سی شرارت کرنا۔
۲۱) والدین کا حکم نہ ماننا۔
۲۲) میاں بیوی کے درمیان معمولی معمولی بات پر تنازعہ کھڑا کرنا۔

۲۳) طویل خاموشی۔

۲۴) ڈراؤنے خواب دکھائی دینا۔

۲۵) خواب سے گھبرا کر بار بار اُٹھنا۔

۲۶) نیند میں چلنا۔

۲۷) گھر سے باہر جانا پھر کچھ دیر بعد واپس آجانا۔

۲۸) شکوک وشبہات میں مبتلا ہونا۔

۲۹) میاں بیوی کا ایک دوسرے پر شک کرنا۔

۳۰) بچوں میں پڑھائی کی دلچسپی کم ہونا۔

۳۱) معمول کے کاموں میں کوئی رغبت نہ ہونا۔

۳۲) خود کو زیادہ طاقتور محسوس کرنا۔

۳۳) کئی کئی لوگوں سے بھی مریض کا قابو میں نہ آنا۔

۳۴) حاضری آنا۔

۳۵) مادری زبان کے علاوہ مختلف زبانوں میں باتیں کرنا۔

۳۶) غیب کی باتیں جاننے کا دعویٰ کرنا۔

غرض یہ کہ انسان شخصی، خاندانی اور سماجی تینوں پیمانے پر کمزور ہو جاتا ہے نیز مختلف مسائل اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ تمام باتیں یا ان میں سے بعض علامات اگر مریض میں پائی جاتی ہیں تو عام طور پر عاملین اسے جادو یا جن کا اثر قرار دیتے ہیں۔ کئی مریض مہینوں بلکہ سالوں تک فائدے کی اُمید میں ان عاملین سے علاج کرواتے ہیں کوئی افاقہ نہ ہونے کی صورت میں پھر دواخانے میں مجھ سے رجوع ہوتے ہیں ان میں سے بعض مریضوں کی تفصیلی حالت کا ذکر میں آئندہ باب میں انشاء اللہ کرونگا۔

جادو کا علاج

عام طور پر لوگ جادو کا علاج عاملوں کے پاس پہونچکر ہی کرواتے ہیں۔ جہاں تعویذ جھاڑ پھونک اور عملیات کے ذریعے ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ جادو کے مختلف طریقوں کی تحقیق ناممکن ہے۔ اسی طرح جادو کے اثر کو ثابت کرنا بھی دشوار ہے۔ اکثر لوگ یوں کہتے ہیں کہ جادو کا یہ عمل غیر مسلم کرتے ہیں۔ لیکن جن غیر مسلم لوگوں نے بھی اس کی تحقیق کی خود انہی کے قول کے مطابق کوئی شخص بھی جادو کے ذریعے نقصان پہنچا سکتا ہے یہ بات بھی ثابت کرنا بیحد مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں اکثر وبیشتر دھوکہ ہی ہوتا ہے اور خود ہمارے مشاہدے میں یہ بات آئی کہ جب ہم نے کئی مریضوں کے گلے سے تعویذات اتروائے اور انہیں کھول کر دیکھا تو ان میں ہمیں کورے کاغذ، درخت کے پتے یا اس کی جڑیں اور کچھ میں مختلف نقش اور کچھ میں معوذتین پائی گئیں۔ کچھ میں تو دیوی دیوتاؤں کے نام اور کچھ میں آیت الکرسی، ایک تعویذ میں تو چھوٹا سا مکمل قرآن موجود تھا۔ اور یہ بھی طریقوں کو اختیار کرنے کے بعد بھی جب ان کی بیماری یا تکلیف ختم نہ ہوئی تب وہ میرے پاس علاج کیلئے حاضر ہوئے۔

حضور ﷺ کی حدیث ہے۔

'من تعلق تمیمة فقد اشرک' (مسند احمد)

(جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا)

تعویذ لٹکانے میں کیا فائدہ ہے یہ کہنا بڑا مشکل ہے اگر تعویذ میں قرآنی آیت تحریر ہو تو اس کی بے حرمتی کا قوی امکان ہے کیونکہ مریض تعویذ ہر وقت پہنا رہے گا حتی کہ بیت الخلاء میں بھی ساتھ لے جائیگا۔ کئی لوگوں کے دلوں میں تعویذ کی عظمت اس قدر جاگزین ہو جاتی ہے کہ پھر وہ اسے نکالنے کیلئے کسی قیمت پر راضی نہیں ہوتے۔ یہاں پر میں ایک مریضہ کی مثال پیش کرونگا جس کو بے چینی گھبراہٹ نیند نہ آنا وسواس مایوسی کے سبب باہر کا اثر یا جادو سمجھ

کر عاملوں کے پاس رجوع ہوئے تو ایک عامل نے اُسے تعویذ گلے میں لٹکانے کے لئے دیا لیکن جب اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ تو پھر اسے دواخانے میں شریک کیا گیا اس کی مکمل جانچ کے بعد Deperession نامی بیماری کی تشخیص ہوئی اور اسکا علاج کیا گیا چنانچہ علاج کے بعد اسکی تکلیف دور ہوگئی۔ لیکن وہ اپنے شوہر کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی تھی کیونکہ اس کے دل میں تعویذ کی عظمت تھی اور وہ شوہر کی قربت کو تعویذ کی عظمت کے منافی سمجھتی تھی یہ معاملہ استقدر سنگینی اختیار کر گیا کہ طلاق تک نوبت پہونچ گئی۔ اس صورت میں میں نے مریضہ کو سمجھا بجھا کر اس کے گلے سے تعویذ نکلوایا اور اسے یہ بات سمجھائی کہ اللہ کی ذات کے سوا کوئی چیز نہ تو فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی نقصان۔ اور یہ تعویذ نکالنے سے تمہیں کسی طرح کا نقصان نہ ہوگا لیکن تعویذ نکالتے ہی مریضہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور وہ اپنے شوہر کی طرف غصے سے دیکھنے لگی اور کہنے لگی تمہاری صورت بدل گئی تم مجھے بدشکل لگ رہے ہو اس وقت میں نے فوراً اس سے سوال کیا کہ 'آپ نے یہ چیز کہاں پڑھی ہے؟' یہ سوال سنتے ہی وہ بے ساختہ ہنس پڑی اور اس نے یہ بات تسلیم کر لی کہ تعویذ نکالنے کے بعد بھی اسے کسی طرح کا نقصان نہیں ہوا۔ اور آجکل وہ اپنے شوہر کے ساتھ خوش وخرم رہ رہی ہے۔ تعویذ کے تعلق سے میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ تعویذ گلے میں ہونے کیوجہ سے مریض کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس پر جادو یا جن کا اثر ہے حالانکہ یہ تمام علامات اس کی بیماری کی ہیں اور جب تک تعویذ اس کے گلے میں ہوگا وہ جن کے اثرات سے محفوظ رہے گا اور نکالنے کے بعد اس پر پھر اثر ہوگا۔ اسلئے اکثر مریضوں کو یہ بتلا دیا جائے کہ ان تعویذات میں کیا بھرا ہوا ہے۔ نیز اُس کے نکال دینے سے اس کی ذات پر کوئی برا اثر نہیں ہوگا تو اس سے مرض ٹھیک ہونے میں کافی مدد ملے گی۔

تعویذ کے متعلق شیخ سعدیؒ کا ایک دلچسپ واقعہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں وہ واقعہ اسطرح ہے کہ شیخ سعدیؒ دورانِ سفر ایک شہر سے گذر رہے تھے کہ راستے میں شام ہوگئی رات گذارنے کے لئے کسی ٹھکانے کی تلاش ہوئی۔ ایک شخص نے اس شرط پر انہیں اپنے پاس رہنے کی اجازت دی کہ وہ اس کی بیوی کے لئے جو درد زہ میں مبتلا ہے کوئی تعویذ دے۔ شیخ سعدیؒ نے ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر دیا کہ وہ اسے اس کی بیوی کے پیٹ پر باندھ دے۔ اتفاق سے اسی رات اس کی بیوی کی زچگی ہوگئی۔ وہاں کے ایک عالم کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو اسے جستجو ہوئی کہ شیخ سعدیؒ نے اس میں کیا لکھا ہے شیخ سعدیؒ نے لکھا تھا 'میں اور میرا گدھا دونوں آرام سے ہیں ٹھہرنے کو ٹھکانہ مل گیا۔ اب تو جانے اور تیرا کام'۔

(آوازِ دوست۔ مختار مسعود)

اس واقعہ سے یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ بعض اوقات کوئی اتفاقی واقعہ بھی اعتقاد کی بنیاد بن جاتا ہے۔ جہاں تک اسلامی مسئلہ کا تعلق ہے تو تعویذ کا استعمال کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

تعویذ کے متعلق احادیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک' (سنن ابو داؤد)

(یقیناً جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈا شرک ہے)

جب ایک فریق جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے تو دوسرا فریق اس کے ازالہ کی جستجو میں لگ جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

'النشرہ من عمل الشیطان' (مسند امام احمد بن حنبل ۳۔۲۹۴)

(جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے)

جھاڑ پھونک، تعویذ گنڈے اور غیب کا علم دریافت کرنے اور اس میں مدد کرنے والوں کے متعلق متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'من تعلق تمیمة فلا اتم اللہ له ومن تعلق ودعة فلا ودع اللہ له' (احمد والحاکم ۴۔۲۱۶)

(جس نے تعویذ لٹکایا اللہ اس کی خواہشات کو پوری نہیں کریگا اور جس نے کوڑی لٹکائی اللہ اس کو خوشی سے محروم کر دیگا)

ایک اور روایت میں ہے:

'من تعلق تمیمة فقد اشرك' (مسند احمد)

(جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا)

ایسے عاملین کے تعلق سے قرآن مجید میں سخت وعید آئی ہے اور ان کی مذمت کی گئی ہے۔

'یا ایها الذین آمنوا ان کثیرا من الأحبار والرهبان لیأکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله والذین یکنزون الذهب والفضه ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم' (سورۂ توبہ، آیت نمبر ۳۴)

(اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (مومنو) بیشک بہت سے علماء اور درویش لوگوں کے مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو)

تمیمہ کی تشریح:

لغت میں تمیمہ کے معنی سیاہ وسفید دانے جو نظر کیلئے گردن میں ڈالتے تھے تمیمہ کہلاتے تھے۔

امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

(جو سیپیاں یا سر میں لٹکایا جانے والا پٹہ ہوتا تھا عہد جاہلیت میں لوگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ چیزیں آفتوں کو بھگاتی ہیں)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ:

لیس التمیمة مایعلق بعد نزول البلاء ولکن التمیمة مایعلق قبل نزول البلاء (بیہقی)

(جو چیز مصیبت نازل ہونے کے بعد لٹکائی جائے وہ تمیمہ (تعویذ) نہیں ہے، تمیمہ اسے کہتے ہیں جسے مصیبت لاحق ہونے سے قبل لٹکایا جائے)

اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ عہد جاہلیت میں لوگ عقیدہ رکھتے تھے کہ اس طرح کی چیزیں آفتوں کو بھگاتی ہیں۔

اولاً تمیمہ سیاہ وسفید دانے ہوتے تھے، سیپیاں ہوتی تھیں لٹکایا جانے والا پٹہ ہوتا تھا۔ اور تمیمہ کسی مصیبت کے آنے سے قبل لٹکایا جاتا تھا۔ حدیث میں اسی تمیمہ کو شرک کہا گیا ہے۔

۱) اس سے ایک اور بات واضح ہوتی ہے کہ مصیبت نازل ہونے کے بعد جو چیز بغرض علاج استعمال کی جائے وہ تمیمہ نہیں کہلاتی۔

۲) مصیبت یا بیماری لاحق ہونے کے بعد اُس کا تو علاج کیا ہی جائے گا شریعت تو کیا کوئی بھی ذی شعور انسان اس کا منکر نہیں ہو سکتا۔ البتہ علاج کے طریقے صحیح یا غلط، جائز یا ناجائز ہو سکتے ہیں۔

رقی کی تشریح:۔

لغت میں رقی کے معنی منتر پڑھنا ہے۔اصطلاح میں جھاڑ پھونک کرنا، دم کرنا یا دعائیں پڑھ کر پھونکنا ہے دور جاہلیت میں لوگ غیر اللہ کی مدد لیکر جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔صحیح مسلم میں عوف بن مالک الاشجعیؓ سے مروی ہے ''ہم دور جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے ہم نے حضور اکرمؐ سے اس بارے میں ذکر کیا یا رسول اللہ ﷺ اس جھاڑ پھونک کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے جھاڑ پھونک کو میرے سامنے پیش کرو پھر فرمایا:

"لا بأس بالرقی ما لم یکن فیه شرك" (مسلم)

''اس جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو''۔

نشرہ کی تشریح:

لغت میں نشرہ کے معنی تتر بتر ہونا، ضائع ہونا ہے۔اصطلاح میں جادو کے توڑ کو نشرہ کہتے ہیں۔ اس کا نام نشرہ اسلئے رکھا گیا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ مریض سے مرض کا اثر تتر بتر کر دیا جاتا ہے۔

سحر زدہ انسان سے جادو کے اثر کو زائل کرنا نشرہ کہلاتا ہے اورصرف وہی شخص اس کام کو کرنے پر قادر ہوسکتا ہے جو بذات خود جادو کے عمل سے واقف ہو تو معلوم ہوا کہ جادو کو جادو کے ذریعے دور کرنا ہی نشرہ ہے۔حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے: جبریلؑ نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا اے محمدؐ! کیا آپ کو کوئی شکایت (تکلیف) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' پھر جبریلؑ نے دم فرمایا "بسم الله ارقيك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك" شاید کہ آپ کو یہ شکایت جادو کے دن رہی ہو لیکن اللہ تعالی نے آپ کو صحت و شفا دی اور حاسد یہودی جادوگروں کے حسد کو انہیں پر لوٹا دیا اور اُن کی ہلاکت خیزی کو انہیں کے لئے باعث ہلاکت و رسوائی بنا دیا مگر باوجود جادو کے اثرات کے آپؐ ایک دن کیلئے بھی اس کی سختی سے دوچار نہیں ہوئے بلکہ اللہ آپ کے لئے کافی ہو گیا پھر اسی نے آپ کو شفا و صحت بخشی۔

آج کل جادوگر کا جادو ثابت کرنا دشوار ہے کیونکہ جادوگر کے لئے کڑی سے کڑی سزائیں متعین ہیں۔ اس کا اعتراف کرنے والا بھی ملنا مشکل ہے۔تو پھر اسکے عمل کو سمجھنا اور اسکے اثرات کو تسلیم کرنا کس طرح ممکن ہے؟ صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کرنا اور اسے پھیلانا اس حدیث کے زمرے میں آتا ہے۔

"كفى بالمرء كذبا أن يحدث بكل ما سمع"

(آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ کسی بھی سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق دوسروں تک پہنچائے)

دین اسلام میں جادو اور جادوگروں کے متعلق سخت احکامات وارد ہوئے ہیں:

۱) جادو کا سیکھنا سکھانا حرام ہے۔تو پھر اس جادو کو چودہ سو سال کی طویل مدت یعنی حضور ﷺ کی بعثت کے بعد سے آج تک بالکل ختم ہوجانا چاہیئے تھا۔

۲) جادوگر کو قتل کرنے کا شرعی حکم ہے، تو پھر اس قدر سخت حکم کے بعد جادوگروں کا بالکل صفایا ہوجانا چاہیئے تھا۔

ان دونوں سخت احکام کا مقصد جادو اور جادوگروں کو ختم کرنا ہے۔

عام طور پر لوگ جادو یا جن کا اثر ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیکہ جادو اور 'جن' کا ذکر تو قرآن کریم میں ہے، لیکن وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ قرآن اور احادیث میں جن چیزوں کا جادو اور 'جن' کے تعلق سے ذکر ہے اسکا راست تعلق مریض کی علامتوں سے ہونے کی کوئی دلیل نہیں جبکہ مریض کی علامتوں کی صحیح تحقیق نہایت ضروری ہے۔

قرآن وحدیث میں جنوں کا جو تذکرہ ہے اس سے جادو یا 'جن' کا اثر سمجھنا یا ماننا کسی طرح مناسب نہیں۔ قرآن مجید میں انسانوں کو شیاطین کے مس کرنے کا ذکر ہے لیکن مس کرنے سے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ شیطان نے چھو کر بدحواس کر دیا ہے اس کے پہچاننے کا طریقہ بھی ہے۔ کیونکہ جہاں تک شیاطین کے مَس سے ہونے والی علامات بتلائی گئیں وہ تمام علامات نفسیاتی اور دماغی بیماریوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا علامات شیطان کے مس سے پیدا ہوئی ہیں یہ کہنا نہایت مشکل ہے۔

سحر کے لفظی معنی 'سمجھ میں نہ آنے والی چیز' ہے۔ انسان کی اپنی ذات اور اطراف کے ماحول میں کئی ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جو ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔ یہ چیز ماضی کے ہر دور میں تھی اور آج بھی موجود ہے اور آئندہ بھی رہے گی لیکن اس سے یہ سمجھ لینا کہ یہ تمام عقل میں نہ آنے والی باتیں 'جن' کے اثرات ہیں انتہائی غلط ہے۔

آج سے سو سال پہلے بعض بیماریوں جیسے چیچک، ٹی بی وغیرہ میں مبتلا ہونے کو 'جن' یا شیطان کا اثر سمجھا جاتا تھا لیکن آج ایسا کوئی بھی نہیں سمجھتا ٹھیک اسی طرح آج بہت سے دماغی اور نفسیاتی امراض جن کی علامات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی انہیں جن بھوت کا اثر کہہ دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے۔ قرآن کریم کی آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مختلف ادوار میں اپنی نشانیاں بتلاتا رہتا ہے۔ **سنريهم آيٰتنا في الآفاق وفي حتى يتبين لهم أنّه الحق** (سورۃ حم السجدہ۔۵۳) (عنقریب ہم اُن کو ان کے اندر اور ان کے اطراف ایسی نشانیاں بتائیں گے جس سے ان کے اندر حق واضح ہو جائے گا)

آج کے دور میں ان امراض کی تشخیص کے لئے سی ٹی اسکین MRI اور SPECT جیسے نئے نئے ایجاد کردہ آلات اور جدید ترین مشینوں (P E T) Positron Emission Temography کی مدد سے مختلف علامات کو جاننا

آسان ہو گیا ہے جو آج سے ۲۰، ۲۵ سال پہلے مشکل تھا۔ جیسے جیسے ان علامات کے پیش نظر مرض کی تشخیص واضح ہوتی جا رہی ہے ویسے ویسے انسان کے اندر موجود مختلف نشانیاں بھی واضح ہوتی جا رہی ہیں بلکہ آئندہ دور میں اس میں مزید اضافہ ہی ہوتا رہے گا اسی لئے ان علامات کو بلا کسی تحقیق 'جن' کا اثر کہنا بالکل درست نہیں ہے۔

بعض اوقات تعویذ سے مرض بجائے کم ہونے کے کئی مریضوں میں مرض مزید شدت اختیار کر جاتا ہے اور اگر اس میں قرآنی آیات بھی تحریر ہوں تب تو اس کی بے حرمتی بھی ہوتی ہے اور اس سے اگر فائدہ نہ ہو تو پھر اس مریض کے دین سے بیزاری کا سبب بن جاتا ہے اس لئے تعویذ کا استعمال کسی حال مناسب نہیں اور جن امراض کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے ان مریضوں کو اگر ان میں لکھی ہوئی آیتوں کو ورد کرنے کی تلقین کیجائے تو اس طرح یہ عمل ان بیماریوں کیلئے فائدہ مند بھی ہوگا اور اسلام کی تبلیغ کا سبب بھی بنے گا۔

چند سچے وعبرت آمیز واقعات مختلف عاملوں سے رجوع ہونے کے بعد مایوس ہوکر جو مریض ناچیز کے پاس علاج کی غرض رجوع ہوئے ان میں سے چند واقعات بطور نمونہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

ایک لیڈی ڈاکٹر میرے پاس علاج کی غرض سے لائی گئی۔

اس کے بھائی نے مجھ سے کہا ''وہ ہر کسی پر شک کرتی ہے۔گھر سے باہر نہیں نکلتی چڑ چڑا پن، غصہ، وہم، شک وشبہ میں مبتلا رہتی ہے، بمشکل سمجھانے کے بعد یہاں آنے کیلئے تیار ہوئی۔وہ کہتی ہے کہ ''جب میں پاگل نہیں ہوں تو مجھے دواخانہ کیوں لیجایا جارہا ہے مجھ پر کسی نے جادو کردیا ہے''۔ میں نے جب مریضہ سے بات کی تو اُس نے کہا ''ڈاکٹر صاحب! مجھے یہاں زبردستی لایا گیا، میں بالکل پاگل نہیں ہوں''۔

میں نے کہا آخر کار کوئی تو وجہ ہوگی جسکی بناء پر آپ کو یہاں لایا گیا ہے۔اُس پر اس نے کہا ''اگر آپ میری "History" سنو گے تو آپ کو یقین ہوجائیگا کہ مجھ پر کسی نے جادو کیا ہے''۔پھر وہ کہنے لگی مجھے پندرہ سال کی عمر میں بلڈ پریشر کی بیماری ہوگئی۔ڈاکٹر نے بلڈ پریشر کی دوائیں دی۔اُس نے کہا ''میں میٹرک کا امتحان دے رہی تھی فارم پُر کرتے وقت ٹیچر نے غلطی سے پورا نام ایکساتھ لکھ دیا جبکہ طالب علم اور والد کے نام کے درمیان فاصلہ ہونا چاہیئے یہ محض ٹیچر کی غلطی کی وجہ سے ہوا یہ بات مجھے بہت پریشان کررہی ہے۔

مجھے Leucoderma (برص) کا مرض ہے اس کا میں نے بہت علاج کیا لیکن مرض بڑھتا ہی گیا جوں جوں دوا کی اس وقت میرا پورا جسم اسکی لپیٹ میں آچکا ہے۔اور اب میں بالکل مایوس ہوچکی ہوں۔ مجھے عاملوں کے پاس بھی لیجایا گیا۔ایک دفعہ میرے دواخانے میں ایک مریضہ علاج کیلئے آئی تھی اُس نے مجھے ایک عامل سے رجوع ہونے کو کہا عامل صاحب خود میرے کلینک پر آگئے عامل صاحب نے بچھو نکال کر میرے ہاتھ پر رکھا

اور کچھ دیر رکھنے کے بعد کہا کہ اب آپکا برص بالکل ٹھیک ہوگیا ہے۔لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا مزید ستم یہ کہ اس نے مجھ سے ۱۰ہزار روپے وصول کیے۔میں نے پریکٹس بھی بند کردی کیونکہ لوگ مجھے فیس کے پیسے بھی نہیں دیتے اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ یقیناً کسی نے جادو کیا ہے اسلئے لوگ مجھے فیس نہیں ادا کررہے ہیں اور میرا دواخانہ نہیں چل رہا ہے۔

کچھ لوگوں نے اصرار کیا کہ آپ پریکٹس شروع کریں اور میں نے گاؤں کے ایک میڈیکل اسٹور والے کو شادی کا پیغام بھیجا، میں نے شادی کیلئے اصرار کیا تو وہ ٹالتے رہے اور اصرار کرنے پر کہنے لگے کہ ''قانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں'' اس جُملے سے میں پریشان ہوگئی۔اسکے بعد میری شادی ہوگئی، شادی کے بعد ایک رات زور کی چیخ سنائی دی۔لیکن گھر کے دیگر افراد کو وہ آواز سنائی نہیں دی۔

ایک روز میری ایک قریبی رشتہ دار عورت میرے بال سنوار رہی تھی میرے شوہر نے دیکھ لیا تو انہوں نے مجھے بازو لے کر کہا ''اسے اپنے بالوں کو ہاتھ کیوں لگانے دے رہی ہو؟ یہ عورت ''کرنی کرتوت'' کرتی ہے''۔اور کہا ''ان ہی کی لڑکی سے پہلے میرا رشتہ ہونے والا تھا اب یہ عورت اسی انتقام کے جذبہ سے کرنی کرتوت کرکے ہم دونوں میاں بیوی کے درمیان نا اتفاقی پیدا کردے گی''۔یہ بات کہتے ہی میرا شبہ اور بڑھ گیا اور اسلئے پھر مجھے ایک عامل صاحب کے پاس لیجایا گیا۔عامل صاحب نے کہا یہ سایہ ہے اثرات ہیں اور ایک منصوبہ بند طریقہ پر آپکو نقصان پہنچایا جارہا ہے اور انہوں نے تین جمعرات تک آنے کیلئے کہا اسی درمیان میرے والد کا انتقال ہوگیا میرا یقین اور بڑھ گیا کہ مجھ کو نقصان پہنچایا جارہا ہے۔میری بے چینی بڑھتی گئی مجھے نیند نہیں آتی ہے، گھبراہٹ ہوتی ہے۔سُسرال کے لوگوں پر میرا شک بڑھتا گیا۔میرے بھائی نے زبردستی مجھے یہاں لایا ہے۔اب آپ ہی بتلایئے کہ کیا یہ مجھ پر جادو نہیں ہے؟ میں نے مریضہ سے پوچھا کہ ''آپ کو اور کیا تکلیف ہے؟'' اُس نے کہا کہ

میں جو بھی باتیں کرتی ہوں اسکا علم میری سہیلیوں کو ہو جاتا ہے۔ میں نے مریضہ کو کافی حد تک سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ جادو کا اثر نہیں بلکہ ایک مرض ہے اسکو Paranoid Schizophrenia ''پیرانائڈ اسکیزوفرینیا'' کہا جاتا ہے۔

میں نے اس مرض کی علامات مریضہ اور اُس کے رشتہ داروں کو بتلائی نیز رشتہ داروں کو اپنی کتاب ''دماغی صحت'' میں سے اسکیزوفرینا پر مضمون پڑھنے کیلئے دیا، وہ پڑھ کر وہ بالکل مطمئن ہوگئے کہ یہ بیماری ہی ہے لیکن مریضہ نے یہ ماننے سے انکار کر دیا اور وہ علاج کیلئے کسی طرح راضی نہ ہوئی۔ اگر ہم مریضہ کی علامات پر غور کریں تو یہ بات واضح ہوتی ہے اسکی تمام باتیں ''اسکیزوفرینایا'' مرض کی علامات ہیں اور اُسے جو شبہ ہو رہا ہے وہ بھی اسی مرض کی علامات ہیں ''اسکیزوفرینایا'' میں خیالات میں بگاڑ آجاتا ہے اور مریضہ کے دل میں یہ بات جاگزین ہوگئی کہ فارم پُر کرتے وقت ٹیچر نے غلطی سے پورا نام ایک ساتھ لکھ دیا جسکی وجہ سے نام غلط ہوگیا اور یہ بات سوچکر وہ پریشان سی رہتی ہے۔

یہ پریشانی اسکے اپنے خیالات میں بگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ لوگوں پر شک وشبہ کرنا یہ بھی ''اسکیزوفرینیا'' کی علامات ہیں ان علامات کیوجہ سے مریضہ کے میکہ والوں کے سُسرال والوں کے ساتھ تعلقات خراب ہوگئے اور انہیں یہ چیز جادو محسوس ہونے لگی کیونکہ اس قسم کی باتیں عملیات کی کتابوں میں موجود ہیں اور یہ واقعات ہونے سے جادو کا گمان یقین میں بدل گیا۔

زبردستی اُسے دواخانے میں شریک کیا گیا پھر صرف ایک ہفتہ کے علاج کے دوران وہ کافی تندرست ہوگئی اور اب وہ پابندی سے علاج کر رہی ہے خود علاج کی غرض دواخانہ آتی ہے۔ گھر میں اپنا کام کاج کر رہی ہے۔ اسکے تمام شکوک وشبہات مکمل طور پر رفع ہوگئے اور اُسکی یہ کیفیت صرف حالت مرض کی وجہ سے تھی اور علاج سے وہ اللہ کے فضل سے شفایاب ہوچکی۔

اسی طرح ایک ۴۸ سالہ مریض جو عالم دین بھی ہے میرے پاس بغرض علاج تشریف لائے۔ انہوں نے کہا میرا دل کہیں نہیں لگتا، خیالات کا سلسلہ سانس کی طرح چلتا رہتا ہے۔ وساوس مسلسل آتے رہتے ہیں، خوفناک ڈراونے خواب دکھائی دیتے ہیں شکوک وشبہات زبان پر مسلسل آتے رہتے ہیں۔ زبان سے بے ساختہ ''طلاق'' کا لفظ ادا ہوتا ہے ایسا لگتا ہے کہ لفظ طلاق خود بہ خود ادا ہو رہا ہے۔

''انہیں خیالات اور وساوس نے میرا جینا دشوار کر دیا کئی مسائل کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ مفتیان کرام سے رجوع ہونا پڑا، جب فتویٰ جاری ہوا تو اس کا مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ بیوی کی حالت خراب ہوگئی رات دن روتی، دعائیں کرتی رہتی ہے، بچے وخاندان کا ہر فرد پریشان ہے، نیز میرے تمام ساتھی بھی پریشان ہیں اور کام کاج وکاروبار بھی بری طرح سے متاثر ہوگیا ہے۔ ''جب میں اسکول میں بچوں کی تعلیمی رپورٹ لکھتا ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں ''طلاق'' نامہ لکھ رہا ہوں تو فوراً میں فائل، رپورٹ پھینک دیتا ہوں۔ جب کبھی مسجد، مدرسے یا کسی اور جگہ بیان کرتا ہوں تو توجہ زبان پر ہوتی ہے نہ کہ دل ودماغ کی طرف جسکی وجہ سے کئی دفعہ غلط بیانی ہوجاتی ہے۔ جب بھی ان خیالات وساوس روکنے کی کوشش کرتا ہوں تو طبیعت میں بے چینی مزید بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ کبھی کبھی رونے لگتا ہوں''۔

''کبھی خیال آتا ہے کہ ٹیبل پر رکھا ہوا قلم اُٹھا رہا ہوں مجبوراً اُسے غیر ضروری طور پر اُٹھالیتا ہوں''۔

''ایک دفعہ صبح چارپائی پر لیٹا تھا کہ اچانک میں نے محسوس کیا کہ کوئی مجھے دبا رہا ہے حالانکہ وہاں کوئی بھی شخص نہ تھا اور میں نے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی، سب سے زیادہ پریشان کُن کیفیت وہ 'طلاق' کا لفظ زبان سے ادا ہونا ہے میں لاکھ کوشش کرتا ہوں کہ یہ لفظ ادا نہ ہو لیکن اس کے باوجود زبان ولب دونوں 'طلاق' کا لفظ ادا کرتے ہیں۔

تقریباً پانچ مفتیان کرام سے اس بارے میں استفسار کیا ان میں سے ایک مفتی صاحب کا فتویٰ تھا کہ 'طلاق' ہوچکی ہے۔ دوستوں سے کہہ کر تنہائی میں دوبارہ نکاح پڑھایا تاکہ تسلی ہو۔ اس حالت کا عاملوں سے ذکر کیا تو ان کا کہنا تھا کہ مجھے 'سحر' ہوگیا ہے **عاملوں نے عامل سے رجوع ہونے کا مشورہ دیا۔**

''میں پہلے تو ایک ڈاکٹر سے رجوع ہوا ان کی دواؤں سے مجھے تھوڑا افاقہ بھی ہوا لیکن جیسے ہی مجھے ''سحر'' کا یقین ہوگیا تب میں نے دوا استعمال کرنا بند کردی۔ میں نے دوا دوبارہ شروع کردی تو وسوسے قدرے کم ہوگئے لیکن مکمل آرام نہیں ہوا۔ میں 'سحر' کا اثر زائل کرنے کیلئے سورۂ بقرہ و دیگر سورتوں کی تلاوت کرتا ہوں۔ کبھی کبھی پریشان کن خواب نظر آتے ہیں میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ مجھے خواب میں ایک عامل کے پاس لیجایا گیا اور میں اُن کے سامنے اپنے کپڑے پھاڑ رہا ہوں چھلانگ لگا رہا ہوں پھر اچانک میری آنکھ کھل گئی۔

اس دوران ایک عامل صاحب سے ملاقات ہوئی ان سے 'سحر' کے بارے میں دریافت کیا عامل صاحب نے بتلایا کہ 'سحر زدہ کو مندر نظر آتا ہے' سانپ نظر آتا ہے' سادھو نظر آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔''

میرے بارے میں انہوں نے کہا ''آپ کے اور آپ کی بیوی کے درمیان تفرقہ ڈال دیا گیا'' اب میرا یقین میرے اس بھائی کی طرف چلا گیا جس کا اس سے پہلے رشتہ طے ہوا تھا پھر کسی وجہ سے ٹوٹ گیا رشتہ ٹوٹنے کی وجہ سے شاید میرے بھائی نے مجھ پر جادو کردیا یہ وساوس مسلسل میرے ذہن میں آتے رہتے ہیں اور لاکھ کوشش کے باوجود میں اُسے دور کرنے میں ناکام ہوجاتا ہوں''۔

''میں کوئی بھی کام ٹھیک طرح انجام نہیں دے پا رہا ہوں میرے گھر کا ہر فرد میری اس حالت سے سخت پریشان ہے' میرا غصہ اتنا شدید ہوجاتا ہے کہ اس حالت میں زبان پر بالکل قابو نہیں رہتا ''اُس کی بیوی کو آپکی بیوی' آپکی بیوی کو ان کی بیوی' مفتی صاحب کی بیوی کو عالم صاحب کی بیوی' اور عالم صاحب کی بیوی کو مفتی صاحب کی بیوی وغیرہ جیسے غیر مربوط و بے ہنگم جملے زبان سے ادا ہوجاتے ہیں''۔

یہ پوری کیفیت سننے کے بعد میں نے ان عالم صاحب کو بتلایا کہ میرے علم و مطالعہ اور میرے تجربہ ومشاہدہ کی روشنی یہ ایک نفسیاتی مرض ہے جسے (OCD) ''آبسیسیو کمپلسیو ڈسآرڈر'' کہتے ہیں۔

میں نے انہیں اس مرض کی علامات بالتفصیل سمجھائی اور حسب معمول ان سے اپنی کتاب ''دماغی صحت'' سے 'آبسیسیو کمپلسیو ڈس آرڈر' سے متعلق اس مرض کا مطالعہ کرنے کی درخواست کی اور اس کے بعد پھر ان سے گفتگو کی انہوں نے کہا ''یہ پڑھنے کے بعد میں اب مطمئن ہوگیا ہوں کہ میرا مرض 'آبسیسیو کمپلسیو ڈس آرڈر' ہی ہے پھر انہوں نے میرے علاج پر عمل کرنے کا وعدہ کیا۔

اس مرض کے علاج میں سائکوتھیراپی' بیہویئر تھیراپی اور دوائیاں تینوں کو استعمال کیا جاتا ہے اور ان سے کافی اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

سائکوتھیراپی میں مریض کے ذہن میں جو وساوس پیدا ہوتے ہیں انہیں روکنے کی تربیت دی جاتی ہے اور بیہویئر تھیراپی میں ان خیالات کی وجہ سے ابھرنے والے جذبات کو روکنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

اور دوائیاں دماغ میں وقوع پذیر کیمیائی ردوبدل کو نارمل کرنے کیلئے دی جاتی ہے۔

ان تینوں طریقوں کا استعمال عالم صاحب کے مرض کے علاج کیلئے کیا گیا اور وہ بفضل خدا شفایاب ہو گئے اور دو سال سے ان کے تمام وساوس بھی ختم ہو گئے اور اب وہ اپنی معمول کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

علاج کے بعد میں نے عالم صاحب سے اپنے ذاتی تاثرات قلم بند کرنے کی درخواست کی انہوں نے میری اس درخواست پر اپنے تاثرات بھی قلم بند کئے اس کا کچھ حصہ میں یہاں قارئین کیلئے پیش کر رہا ہوں۔ ملاحظہ کیجئے۔

(''ایک واقعہ یہاں بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وضاحت بھی ضروری ہےکہ کتابوں، جریدوں اور اہل قلم حضرات اگر کسی مسئلے کو اپنے قلم کے احاطے میں نہ لائیں تب کوئی عالم کس طرح اُلجھن میں پڑھ سکتا ہے خصوصاً میرے جیسے مریض۔

ہوا یوں کہ تقریباً آٹھ مہینے کا عرصہ ہوا ہوگا میں نے ایک کتاب 'آپ کے مسائل اور اس کا حل' پڑھی جسمیں لکھا تھا ''اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہہ دے کہ ''تو گھر چلی جا'' تو 'طلاق' واقع ہو جائیگی''۔ میں کئی بار غصہ کی حالت میں اور عام حالت میں یہ الفاظ ادا کر چکا ہوں۔

اس عبارت کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ تحقیق ہونے کے باوجود بھی یہ بات میرے ذہن میں گھر کر گئی کیونکہ مصنف نے نیت کے بارے میں اپنی کتاب میں وضاحت نہیں کی۔ ادھورے علم کی بناء پر لکھنے سے میں پریشان ہو گیا۔

میں نے 'معارف القرآن' میں پڑھا ہے کہ جس شعبہ میں بھی کام کر رہے ہوں اس شعبے کا علم ہونا بھی ضروری ہے، علم اتنا حاصل کرنا فرض عین ہے کہ حرام اور حلال کی تمیز آجائے۔

اس ضمن میں سرورکائنات حضور پاک ﷺ کے دور کا ایک واقعہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں:

ایک روز آپ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا 'تم لوگ کیا کر رہے ہو؟'
صحابہؓ نے جواب دیا 'ہم مخلوقات الٰہیہ میں غور کر رہے ہیں'۔
حضور ﷺ نے فرمایا 'ٹھیک ہے خدا کی ذات میں غور مت کرو'۔

میرا معاملہ 'طلاق' کے تعلق سے اتنا اُلجھ گیا تھا کہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہوئے سورۂ طلاق کی تلاوت کرنی چھوڑ دی اس ڈر سے کہ کہیں پڑھنے پر طلاق واقع نہ ہو جائے۔ لفظ طلاق کا وسوسہ تو میرے حساب سے دن میں کئی بار آتا ہے۔ تین بار طلاق کی جو شرعی حد ہے وہ تو میں نے شاید ہزاروں بار ادا کر دی ہے۔ اب آپ حضرات ہی غور کیجئے کہ ایک عالم کے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے تو عام آدمی کا تو اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہے۔

لفظ طلاق جو بار بار میری زبان پر آتا ہے تو میں سوچنے لگتا ہوں اس حالت میں تو مجھے ایک مستقل قاضی کی ضرورت پڑ جائیگی ہر طلاق کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت پیش آئیگی۔

ڈاکٹر قادری صاحب سے ملاقات کے بعد میں کافی حد تک مطمئن اور ریلیکس ہو گیا ہوں۔ قادری صاحب کا مریض کو سمجھانے اور اعتماد میں لینے کا ڈھنگ بہت موثر ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں ڈاکٹر صاحب کی سوچ، علم اور مشن پُر اثر ہے اور کوشش قابل تعریف ہے ڈاکٹر صاحب نے علم دین اور علم طب دونوں طریقوں سے سمجھا کر ہم جیسے مذہبی لوگوں کو مطمئن کیا یہ ایک قابل ستائش اور کامیاب کوشش ہے۔ چنانچہ بہت سارے لوگوں کو جو اس قسم کے امراض کو 'سحر' سمجھتے ہیں اس انداز سے سمجھانا انتہائی ضروری ہے''۔)

اس واقعہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ عالم صاحب کے وساوس یقینی طور پر بیماری کی وجہ سے تھے اور ان وسوسوں میں مزید اضافہ کا کام عامل حضرات نے کیا

چنانچہ جب میں غور کرتا ہوں تو مجھے سورۃ ناس کی یہ آیات یاد آتی ہیں۔

'من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس'

یہاں" والناس'' کا جو ذکر ہے وہ اسی طرح کے افراد پر صادق آتا ہے کیونکہ وساوس کو بڑھاوا دینے کا کام تو انہی حضرات نے کیا۔

ہمیں حضور ﷺ کی سنت کے مطابق معوذتین صبح وشام پڑھنا چاہئے تاکہ ہم جنوں کے ساتھ ساتھ اس قسم انسانوں کے شر سے بھی محفوظ رہیں۔نیز اس قسم کے وساوس ڈالنے والے عاملوں کے پاس جانے سے احتراز کریں تاکہ انہیں ہمارے ان وساوس کو بڑھانے کا کوئی موقعہ ہاتھ نہ آئے۔

ایک ۴۰ سالہ خاتون جو دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کر چکی تھی میرے پاس علاج کی غرض سے آئی' اس سے پہلے طبیعت نارمل تھی۔

ایک روز صبح اُٹھتے ہی تین گھنٹے تک لگاتار کلمہ پڑھتی رہی۔پکڑ کر لٹا دیا تو بہت ضد کرنے لگی زبردستی پکڑ کر رکھا۔پھر ایک عامل صاحب کو بلایا گیا انہوں نے مریضہ کے سامنے کچھ تعویذ جلانے اور کچھ تعویذ گھول کر پینے کے لئے دیا۔پھر عامل صاحب نے ایک گھڑا پانی منگایا۔انہوں نے مریضہ کے منہ پر پانی مارا اور اس سے پوچھا کہ نام بتاو؟لیکن مریضہ نے منہ تک نہ کھولا۔

عامل صاحب نے کہا اثرات ہیں پھر کہا کہ مریضہ کو روم میں اکیلا چھوڑ دو مریضہ نے دیوار پھلانگ کر بھاگنے کی کوشش کی اس پر عامل صاحب نے کہا کہ اسے میرے پاس گھر لے آو۔لیکن مریضہ کافی گڑبڑ کر رہی تھی اسلئے اسے لیکر نہیں گئے۔ایک اور عامل صاحب نے گلے میں ڈوری ڈالکر دم کیا۔

ایک اور حکیم صاحب کو دکھایا گیا تو انہوں نے کچھ عمل پڑھا جس سے مریضہ ایکدم بے قابو ہوگئی پہلے والے عامل کو بلایا گیا انہوں نے کچھ پڑھا تو طبیعت پھر سنبھل گئی۔تین دن ٹھیک رہی ایک روز اچانک دوپہر میں بڑبڑانے لگی۔رات میں بھی صرف دو گھنٹے سو پائی عجیب حرکتیں کرنے لگی' سانپ کی طرح پھنکارنا اور قرآنی آیات پڑھنا شروع کردی پھر وہ کہنے لگی دیکھا میرے آنگن میں نور آگیا ہے' صور پھونکا جا چکا اور دنیا ختم ہوگئی' میں اب آخرت میں پہنچ گئی ہوں۔

ایک ڈاکٹر کے پاس لے جاکر معائنہ کروایا تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر قادری صاحب سے رجوع کریجیے۔چنانچہ اس کے بعد مریضہ کو میرے پاس لایا گیا اس کا معائنہ کیا گیا۔مریضہ کو دیکھ کر میں نے کہا کہ اس مرض کو ایکیوٹ سائکوسِس

(Acute Psychosis) کہتے ہیں۔ اس میں بیماری اچانک شروع ہوجاتی ہے اور پھر ایک دو ہفتے کی مدت میں کم بھی ہوجاتی ہے۔ بسا اوقات یہ بغیر علاج کے بھی کم ہوجاتا ہے لیکن اس میں خودکو یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کا اندیشہ رہتا ہے اس کا علاج کروانا ضروری ہے تاکہ وہ دوسروں کونقصان نہ پہنچائے اور مریض کی تکلیف بھی کم ہوجائے۔

پھر جب نفسیاتی مرض کی تشخیص کے بعد اس کا علاج شروع کیا گیا تو الحمداللہ صرف ایک ہی ہفتہ کی قلیل مدت میں وہ شفایاب ہوگئی۔

ایک ۳۴ سالہ غیر شادی شدہ مریض کو بغرض علاج احقر کے پاس لایا گیا۔ اس نے یوں تفصیل بتلائی مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے، چھاتی پھٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، مجھے بھوتوں کے چہرے نظر آتے ہیں، میرے جسم میں آگ کی سی جلن محسوس ہوتی ہے، کھانا بدبودار محسوس ہوتا ہے، مریض کے رشتہ داروں نے کہا یہ پورے دن نماز میں مشغول رہتے ہیں، بے وقت نماز پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں، انہیں نیند قطعاً نہیں آتی، بے چین اور اداس اداس رہتے ہیں۔ ''میں نے پوچھا یہ سب کب سے شروع ہوا؟''

رشتہ داروں نے تفصیلات بتلائی کہ مریض اپنے کھیت میں کام کرتا تھا۔ وہاں عورتیں بھی کام کرتی تھیں، ان میں نوعمر لڑکیاں بھی تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی سے مریض کے عشق کا چکر شروع ہوا تقریباً ڈیڑھ سال یہ سلسلہ جاری رہا۔ وہ لڑکی دوسرے مذہب کی تھی مریض اور اس لڑکی کے درمیان تعلقات بھی قائم ہوگئے تھے۔

اس دوران اس کے گھر کے کسی فرد کو اس بات کی بالکل خبر نہ ہوسکی۔ گاؤں کے لوگوں کے ذریعہ ہی اس بات کا پتہ چلا تو گھر کے افراد نے انہیں گھر واپس بلالیا۔ پھر بدنامی کے ڈر سے مریض نے لڑکی سے اپنے تعلقات بھی ختم کردیئے اور اس لڑکی سے نہ ملنے اور نہ ہی بات کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ پھر بھی مریض کو یہ شک ہوا کہ اس لڑکی نے اس پر جادو کردیا ہے کیونکہ اُس نے سبھوں سے ملنا چھوڑ دیا اُسے بے چینی گھبراہٹ ہونے لگی اور نیند نہیں آتی مریض نے ''جادو'' سمجھ کر ایک عامل صاحب کو اپنی داستان سنائی تو اس پر عامل صاحب نے کہا ''آپ کو میرے پاس علاج کرنا پڑیگا''۔

عامل صاحب نے اس سے کچھ سامان منگوایا جن میں لیموں، کیلے، بھیلاوے، سوئی، انڈے، رائی، کالا کپڑا اور کالا دھاگہ شامل تھے عامل صاحب نے بیٹھ کر مریض کا نام و پتہ لکھا پھر مریض کو گھر کے اوپر والی منزل پر جہاں روشنی نہیں تھی لے کر گئے دونوں ہاتھوں پر زعفرانی sketch پین سے اردو میں کچھ لکھا مریض اردو سے ناواقف تھا۔ عامل صاحب نے

کچھ چیزیں منگوائی، پھر پانچ اسٹیل کے گلاس کورے کاغذ پر اوندھے رکھ دیئے اور بجلی بند کر دی مریض کو سامنے کھڑا کر دیا، کچھ کورے کاغذات بھی جلائے اور موکل کو پیش کیا مریض نے اس موکل کو نہیں دیکھا۔ اور عامل صاحب نے موکل سے کہا "کشتی لے کر آ پھر مجھے اور اس کو لیکر گاؤں لے جا جہاں مریض کا گاؤں ہے اور وہاں پر دونوں کا انتظام کر اور ہماری حفاظت کر"۔ لیکن مریض کا کہنا ہے کہ ہم تو اسی جگہ پر کھڑے رہے۔

پھر کاغذ پر عامل صاحب نے ایک نقش بنا کر دیا اور کہا کہ اس کو گھر میں لٹکا دو لیکن مریض نے کچھ دنوں تک نقش دیوار پر رہنے دیا پھر اس کو نکال دیا اور پانی میں بہا دیا۔ عامل صاحب نے جو تعویذ دیئے تھے وہ بھی انہیں واپس کر دیا پھر خود مریض کا کہنا ھیکہ "وہ ان تعویذات کو بھی پانی میں بہا دیتا تو بہتر ہوتا، شاید اس طرح سے اس کی ساری پریشانیاں دور ہو جاتیں"، بہر حال اسے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

پھر مریض اپنے شہر میں رہنے لگا اور اسکا لڑکی سے کسی قسم کا تعلق بھی باقی نہ رہا۔ پھر عامل صاحب نے چند چیزوں پر دم کیا اور کہا کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا اور مریض سے ۷ ہزار روپے بھی وصول کیئے اور مریض کو پابند کیا کہ ان چیزوں کو فلاں جگہ پھینک دو۔ مریض نے عامل صاحب کے حکم کے مطابق سب چیزیں سیلانی بابا کی درگاہ میں بہا دی اور باقی چیزیں کنویں میں پھینک دی پھر عامل صاحب نے مریض کو مزید تعویذ دیئے اور کچھ نقش بنا کر بھی دیئے اور کہا کہ ان کو گھر میں رکھو اس سے تمہاری حفاظت ہوگی اور کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ مریض کا کہنا ھیکہ "اس تعویذ کو ہر روز جلا کر اسکا دھواں دینے سے سب کچھ تعویذ کے کنٹرول میں رہتا ہے"۔ پھر عامل صاحب نے کہا کہ "تم چالیس دن جماعت میں جا کر آؤ"، مریض چالیس دن جماعت میں بھی گیا لیکن کسی طرح کا افاقہ نہ ہوا۔

مریض کے ہاتھوں اور پیروں میں کافی چھالے آ گئے تھے مریض نے اس کا بھی علاج

نہ کروایا اور وہ جماعت سے لوٹ کر آنے کے بعد درگاہ گیا۔ وہاں کے خدام مریض کو جانتے تھے انہوں نے مریض کے ٹھہرنے کا انتظام کیا پھر مریض نے غسل کیا اور جنت کے دروازے کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد جب کھانا کھانے کے لئے باہر نکلا تو اس نے دوکانوں پر چند طغرے دیکھے تو پھر اسے اپنے پرانے خیالات اور تصورات یاد آ گئے خدام نے مریض کو تاکید کی کہ جنت کے دروازے کے پاس بیٹھو سب ٹھیک ہو جائیگا۔

مریض کو وہاں بیٹھنے سے سکون بھی محسوس ہونے لگا۔ وہاں مریض (آٹھ) ۸ روز مقیم رہا وہاں حوض کے پانی سے مریض اپنا منہ، ہاتھ، پیر دھوتا رہا جس کی وجہ سے اس کی سوجن میں کمی واقع ہوگئی اور اس کی تکلیف بھی کافی حد تک کم ہوگئی اور اس کے پیروں کے چھالے بھی اچھے ہو گئے۔ ان چیزوں کا خود مشاہدہ کرنے کے بعد مریض کا عقیدہ اور پختہ ہو گیا۔

مریض نے لوٹتے وقت اس حوض کے پانی کی دو بوتلیں بھر کر انہیں اپنے ساتھ گاؤں لے آیا اور اس پانی کو اس نے غسل کے پانی میں ملایا اور پانی کو اپنے کھیت میں بھی چھڑکا اس کا کہنا تھا کہ اس کی برکت سے اس سال بارش اچھی ہوئی اور فصل بھی اچھی رہی۔

اتنا سب عمل کرنے کے بعد بھی مریض کی بے چینی دور نہیں ہوئی تو مریض نے عامل صاحب کے نقش اور تعویذ انہیں واپس کر دیئے اور مریض کے ذمہ عامل صاحب کے دو ہزار روپے باقی تھے اس وجہ سے مریض کا یہ خیال تھا کہ باقی ماندہ رقم نہ دینے کی وجہ سے عامل صاحب اس پر الٹا عمل کر دینگے" اسی بات کے پیش نظر مریض اور زیادہ پریشان ہو گیا حتی کہ وہ جسمانی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔

یہ سن کر میں نے کہا یہ صرف نفسیاتی بیماری ہے جادو وغیرہ نہیں ہے۔ اسکی بیماری پریشن اور میںیا پر مشتمل ہے جسے مینک ڈپریسیو سائکوسیس کہتے ہیں۔ مریض کے لڑکی

کو چھوڑنے کیوجہ سے اُسے ڈپریشن کی کیفیت طاری ہوگئی جس کی وجہ سے وہ بے چین ہوتا تھا، نیند بھی نہیں آتی تھی اور وہ اداس اداس رہتا تھا مختلف وساوس بھی آتے رہتے تھے جن میں ایک وسوسہ یہ بھی تھا کہ اس میں لڑکی نے جادو کردیا ہے ۔بعد میں یہ وسوسہ بھی پیدا ہوگیا کہ عامل صاحب بھی کچھ نقصان پہنچائینگے یہ ڈپریشن کی علامت ہے اور جو سکون درگاہ پر محسوس ہوا وہ صرف اللہ کے ذکر سے ہوا جیسا خود قرآن کہتا ہے:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب....

(سن لو کہ صرف اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے)

لیکن اسکا ڈپریشن کا مرض دواخانہ لانے کے وقت بھی باقی تھا بلکہ مرض کی شدت اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

لیکن مریض کو مناسب حال دوائیاں، شاک ٹریٹمنٹ (ECT) دی گئیں اور کونسلنگ جس کی وجہ سے اسکا ڈر ختم ہوگیا اور الحمد للہ علاج کے بعد وہ مکمل صحت یاب ہو کر لوٹا۔

ایک ۴۵ سالہ شادی شدہ خاتون کو اُن کے شوہر بغرض علاج ناچیز کے پاس لے آئے ۔مریضہ کے شوہر نے بتلایا یہ ہمیشہ مجھ پر شک کرتی رہتی ہے جب میں کاروبار کی غرض سے باہر جاتا ہوں تو یہ بھی میرے ساتھ آجاتی ہے ۔جب میں دُکان میں عورتوں سے بات کرتا ہوں تو مجھ پر شک کرنے لگتی ہے میں کسی دوسری عورت کے چکّر میں ہوں مجھے ہمیشہ ڈانٹتی اور بُرا بھلا کہتی ہے۔

میرا کاروبار چوڑیاں بیچنا ہے اور یہ کاروبار مکمل طور پر عورتوں سے متعلق ہے اسلئے میں اب کام بھی نہیں کرسکتا۔ یہ کہتی ہے کہ میں نے دوسری شادی کرلی حالانکہ یہ بات حقیقت کے برخلاف ہے ۔میرے لاکھ سمجھانے کے بعد بھی وہ نہیں مانتی، اسکی وجہ سے میں سال دیڑھ سال سے نماز کیلئے مسجد نہیں جاسکا۔رشتہ دار دوست واحباب سے بالکل کٹ کررہ گیا ہوں تقریبات میں شرکت دشوار ہوگئی۔گھر میں بھی سکون نام کی چیز نہیں گھر میں آتے ہی وہ میرا گالیوں سے استقبال کرتی ہے۔

میری بیوی کہتی ہے ''تمہارے غیر عورتوں سے ناجائز تعلقات ہیں تم ابھی فلاں عورت سے مل کر آئے ہو میں نے تم کو فلاں عورت کے ساتھ اس گھر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تم میرے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتے اور دوسری عورت کے ساتھ باہر ہوٹلوں اور شہر میں گھومتے رہتے ہو۔ دوسرے کئی لوگوں کے سمجھانے کے بعد بھی یہ بات میری بیوی کے سمجھ میں بالکل نہ آئی۔

یہ پوری داستان سننے کے بعد میں نے کہا اسے ''پیرانائیڈ ڈیلیوجن'' ہوگیا ہے جو ''اسکیزوفرینیا'' بیماری میں پایا جاتا ہے اور انہیں سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی پھر میں نے دریافت کیا کہ یہاں آنے سے پہلے آپ لوگوں نے کن کن حضرات سے علاج کروایا؟

مریضہ کے شوہر نے کہا میں نے ایک عامل صاحب کو بتلایا اُن عامل صاحب کے بارے

میں مشہور ہیکہ وہ میاں بیوی میں تفرقہ ڈالنے کا عمل کرتے نیز اسکا علاج بھی کرتے ہیں۔ اُن سے میں نے لمبا علاج کروایا حتی کہ وہ ہمارے گھر دو تین مہینے بغرض علاج مقیم رہے اور بطور فیس ہم سے ۱۰ ہزار روپیئے بھی وصول کیئے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ " اس بیماری کا علاج پورے مہاراشٹر میں کہیں بھی نہیں ہوسکتا" یہ تمام علاج معالجہ کے باوجود مرض میں کوئی فرق نہیں ہوا بلکہ مرض بڑھتا ہی گیا۔

پھر میں نے علاج کا سلسلہ چھوڑ دیا' کچھ عرصے بعد بیماری خود بخود ٹھیک ہوگئی اور میری بیوی ۴ سال تک ٹھیک رہی اسکے بعد پھر دوبارہ طبیعت بگڑ گئی اس بار اس کے اثرات زیادہ شدید تھے جن میں پتھر مارنا' مٹی پھینکنا' گالی گلوج کرنا' شک کرنا بھی شامل ہے۔

ان حالات میں بیوی کو شہر کے مقامی دواخانے میں شریک کیا گیا جہاں وہ علاج سے ٹھیک ہوگئی لیکن اُس نے دوائیں لینا بند کردی تو مرض پھر عود کر آیا۔ اس دوران شہر کے ایک اور عامل صاحب سے رجوع کیا۔

ان کا طریقہ علاج یہ تھا کہ انہیں ایک کاغذ پر مریضہ کا نام' عمر اور گاؤں کا پتہ وغیرہ لکھ کر دیا جاتا ان تفصیلات کو دیکھ کر عامل صاحب علاج کرتے۔ عامل صاحب نے وہ پرچی پڑھی اور تعویذات لکھ کر دیا جن میں کچھ پانی میں ڈال کر پینے کیلئے تھے تو کچھ جلانے کیلئے لیکن اس علاج کا بھی کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔

دوسرے ایک اور عامل صاحب کو بتلانے پر انہوں نے مریضہ سے کہا "دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ جوڑو" جوڑنے پر بتصرۃ کہا کہ "ہاتھ چھوٹے بڑے ہوگئے ہیں نیز ان کی بچہ دانی میں بھی فرق آ گیا ہے"۔ پھر عامل صاحب نے کچھ پڑھا اور پھر دوبارہ ہاتھ جوڑنے کیلئے کہا پھر کہنے لگے کہ "اب ہاتھ برابر ہوگئے ہیں"۔ پھر کچھ دوائیں بھی دیں اور کہا کہ "اس سے جنسی خواہشات میں کمی واقع ہوگی اور دماغ کی گرمی بھی کم ہوگی"۔ لیکن مریضہ کو اس سے

بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ایک اور عامل صاحب کے پاس مریضہ کو علاج کی غرض سے لیجایا گیا۔ عامل صاحب نابینا تھے۔ مریضہ کی کیفیت سُن کر کہنے لگے کہ " آپ کو اس کا مکمل علاج کرنا پڑیگا اور اس کے لئے تیس ہزار روپیئے درکار ہوں گے کیونکہ اس علاج کیلئے دوائیں عربستان سے منگوانی پڑتی ہیں "کوہ طور" سے بھی دوائیں منگوانی پڑے گی وہاں انسان نہیں جاسکتا ہمارا موکل یہ کام انجام دیتا ہے یہ دوائیں اسی کے ذریعہ منگوانی پڑیگی"۔ شوہر نے کہا میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے صرف ۱۱۰۰ گیارہ سو روپیئے ہے جو میں آپ کی خدمت میں پیش کئے دیتا ہوں۔

اس پر عامل صاحب راضی ہوگئے اور کچھ زبان سے پڑھا کاغذ کی چٹھیاں سارے بدن سے اُتار کر ایک پوٹلی باندھی اور اسکو کھولنے سے منع کیا اور خبردار کیا کہ اگر کھولوگی تو اندھے ہوجاؤ گی اور تاکید کی کہ پوٹلی جلگاؤں اور چالیس گاؤں کے درمیان ہی پھینکنا مریضہ کے شوہر نے حکم کی تعمیل کی اور دونوں شہروں کے درمیان ہی پوٹلی پھینک دی۔ شام ہوگئی ہلکا اندھیرا چھا گیا میاں بیوی اپنے گھر واپس پہنچتے ہی فون آیا جو عامل صاحب کا تھا۔ عامل صاحب نے کہا کہ "تم نے پوٹلی غلط جگہ پھینکی اسی لئے وہ پوٹلی واپس ہمارے پاس آ گئی ہے"۔ وہاں بھی علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔

آخر کار ان تمام علاج سے تھک ہار کر اب آپ کے پاس آیا ہوں۔

اگر ہم اس کیس (Case) پر غور کریں تو یہ بات صاف طور پر واضح ہوتی ہے کہ مریضہ کی بیماری بار بار لوٹ رہی تھی۔ جس میں بار بار دورے بھی پڑ رہے تھے پہلی مرتبہ علاج بند کرنے کے باوجود مریضہ ٹھیک ہوگئی۔ پھر کچھ عرصے بعد علامتیں دوبارہ شروع ہوگئیں۔ اور مرض بڑھتا گیا اسی لئے گھر والے پریشان ہوکر مریضہ کو مختلف عاملوں کے پاس لیکر گئے اور انہوں نے مختلف علاج بھی کیئے۔ ایک مرض ہے جسے "پیرانائڈ اسکیزوفرینیا" کہا جاتا

ہے اس میں بعینہ علامات پائی جاتی ہیں اور دواؤں کے ذریعہ مرض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔لیکن کب تک دوا استعمال کرتے رہیں سوچ کر مریض دوا استعمال کرنا بند کردیتا ہے۔ اور مرض پھر پلٹتا ہے اگر پابندی سے دوائیں استعمال کی جائے تو مرض ٹھیک ہوجاتا ہے خصوصاً ''پیرانائڈ اسکیزوفرینیا''میں علاج لمبا ہوتا ہے جو۳ سے۴ سال مسلسل جاری رہتا ہے ورنہ یہ کیفیت بار بار ہوجاتی ہے اور لوگ ادھر ادھر عاملوں کے چکر میں بلاوجہ پریشان پھرتے رہتے ہیں اس مریضہ کو اور اس کے گھر والوں کو یہ بات سمجھائی گئی اس کا علاج شروع کیا مریضہ کا شک اب مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے اور وہ علاج کیلئے پابندی سے آرہی ہے۔اور کافی حد تک افاقہ بھی ہے انشاء اللہ جلد ہی وہ مکمل طور پر صحت یاب ہوجائیگی۔

ایک ۵۰ سالہ شخص اپنی بیوی کو لیکر بغرض علاج میرے پاس آیا۔ اسکی بیوی جسکی عمر تقریباً ۴۸ رسال تھی۔شوہر تفصیل بتلاتے ہوئے کہنے لگا''ڈاکٹر صاحب! میری بیوی ہمیشہ مجھ پر شک کرتی ہے' مجھے گالی گلوچ کرتی ہے' اسے نیند نہیں آتی جس کی وجہ سے وہ چڑچڑی بھی کرتی ہے یہ تکلیف تقریباً پچھلے پندرہ سال سے ہے''۔

میں نے اس سے پوچھا''اس کی ابتداء کیسے ہوئی''شوہر نے کہا''بیوی نے مجھ پر اچانک الزامات لگانا شروع کردیا کہ میرے دوسری عورتوں سے ناجائز تعلقات ہیں''بیوی نے کہا کہ''مجھے خواب میں بشارت ہوئی ھیکہ آپ اپنی بہن سے ہم بستری کررہے ہیں''۔ بیوی کی یہ بات سن کر بیچارہ شوہر ہکابکا رہ گیا پھر اس کے بعد اس نے شوہر کو مارپیٹ کرنا' گالی گلوچ کرنا' گھر کا سامان پھینکنا' توڑ پھوڑ کرنا شروع کردیا اور وہ کہتی ہیکہ''مجھے اب دوسرا شوہر کرنا ہے''۔

ایک روز تو بیوی نے حد ہی کردی وہ اچانک گھر سے باہر نکل گئی ساتھ میں کپڑوں اور زیورات سے بھرا صندوق بھی تھا گھنٹوں بس اسٹیڈ پر بیٹھی رہی۔اتفاق سے جان پہچان والے پولس مین نے انہیں بس اسٹینڈ پر اسطرح بیٹھے دیکھکر دریافت کیا''آپ یہاں گھنٹوں سے کیوں بیٹھی ہو''۔پھر کوئی جواب نہ ملنے پر پولیس مین نے گھر فون کے ذریعہ اطلاع دی اس طرح اسے جبراً گھر لایا گیا۔

پہلے وہ پنج وقتہ نماز پڑھتی اور قرآن مجید کی تلاوت کرتی تھی لیکن اب نماز اور تلاوت سے کافی دور ہوچکی ہے۔ایک روز تو نعوذ باللہ قرآن شریف جلا ڈالا' شوہر کے کپڑے جلا دیئے' خود کو بھی جلانے کی کوشش کرنے لگی۔کچھ دن بعد کیفیت یہ ہوگئی کہ مریضہ اپنے ایک ہی پیر پر گھنٹوں کھڑے رہتی اور یہ عمل تقریباً ۴ دنوں تک کرتی رہی۔جب اس سے دریافت کیا گیا کہ ایسا عمل تم کیوں کررہی ہو تو وہ کہنے لگی کہ''اس گھر میں ایک پوشیدہ خزانہ ہے

اور اسطرح عمل کر کے وہ یہ خزانہ اپنے والد کے مکان کی طرف منتقل کر رہی ہے''۔ اس کے بعد مریضہ کو ایسا محسوس ہونے لگا کہ اس خزانے کو اپنے والد کے مکان کی طرف منتقل کرنے کی وجہ سے گھر کے افراد و والد صاحب کو تکلیف دے رہے ہیں اور وہ میرے بھائی اور بھاوج پر بھی شک کرنے لگے ہیں' اب گھر کا ماحول تتر بتر ہو چکا ہے' رشتہ داروں' دوستوں' پڑوسیوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کی نوبت آ گئی نیز کاروبار بھی متاثر ہو چکا۔

میں نے مسجد کے امام صاحب کو پورا ماجرا سنایا۔ امام صاحب گھر تشریف لائے مریضہ کو دیکھ کر کہنے لگے کہ ''اس پر اثرات ہو گئے ہیں اور اسکا علاج یوں کیا کہ چار انڈوں پر کچھ وظیفہ پڑھکر دم کیا اور کہا کہ انہیں گھر کی چھت پر لٹکا دیجئے'' اور ایک تعویذ مریضہ کے گلے میں باندھنے کیلئے دیا لیکن مرض میں کسی طرح کی کمی نہ ہوئی۔

لوگوں کے کہنے پر میں نے کئی عاملوں کو بتلایا لیکن مرض بڑھتا ہی گیا۔ مریضہ کی ہمشیرہ نے اپنی بہن کو اپنے شہر میں بلایا اور وہاں ایک نومسلم عامل رہتے ہیں جو جادو وغیرہ کا علاج کرتے ہیں۔ وہ عامل صاحب نے مریضہ کو دیکھ کر کہا کہ اس کو ''بہت بڑا جن لگا ہے اور وہ آپ سب کو پریشان کر رہا ہے اسکو نکالنا پڑیگا''۔ انہوں نے مریضہ سے اپنے اصول کے مطابق بانڈ پیپر پر یہ لکھوا کر لیا کہ مریضہ کے بھائیوں کی جائداد میں اسکا کسی بھی قسم کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر وہ پیپر اُن کے بھائیوں کے نام پوسٹ کر دیا۔ پھر عامل صاحب نے اپنا علاج شروع کیا پانی دم کر کے دیا اور کہا ''اسے صبح شام دوپہر روزآنہ تینوں وقت پلاتے رہنا اور ساتھ ہی چند کیلے بھی دیئے اور کہا کہ اسے بیری کے جھاڑ میں ٹھونک دینا اس سے تکلیف کم ہو جائے گی'' لیکن اس عمل کے بعد بھی مریضہ کی تکلیف میں اضافہ ہوتا گیا۔ اس کے بعد مریضہ نے ہر کسی کو گھر میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔

اسی طرح دوسرے گاؤں کے ایک عامل صاحب کے پاس مریضہ کو لے جایا گیا۔ عامل صاحب نے مریضہ کو دیکھکر کہا کہ ''اس پر جادو کیا گیا ہے اسکا بندوبست کرنا پڑیگا''۔ عامل صاحب نے تانبے کے چار کٹورے منگوائے اس پر عربی عبارت لکھی اور چار ہفتہ چاروں سمت ایک عمل کرنے کیلئے کہا ''کٹورہ پانی میں بھگونا' پہلا ہفتہ مریضہ کو مشرق کی جانب منہ کر کے نہانے اور استعمال شدہ پانی ایک برتن میں جمع کر کے اسے پودوں کی کیاریوں میں ڈالنے کیلئے کہا' مریضہ نے یہ عمل دو ہفتہ تک کیا اور باقی ماندہ کٹورے پھینک دیئے کیونکہ اس سے مریضہ کی طبیعت اور بگڑ گئی۔ اب مریضہ کسی 'عامل' یا 'بابا' کے علاج کیلئے تیار کسی طرح نہیں ہے۔ ایک 'عامل' نے کہا کہ ''مریضہ کو کھانے میں کچھ دیا گیا ہے اسلئے پان کو مرغی ذبح کر کے کھلانا پڑیگا''۔ یہ عمل بھی کیا گیا لیکن اس سے بھی افاقہ نہیں ہوا۔

ایک شہر میں مسجد کے احاطے میں پانچ پتھر کے تخت بنے ہوئے ہیں نظام کے دور میں اس تخت پر بادشاہ اور ان کے وزراء بیٹھا کرتے تھے ان میں دو سفید اور تین کالے پتھر سے بنے ہوئے ہیں لوگوں میں بات مشہور ہو گئی کہ ''اس تخت پر بیٹھنے سے جنات جادو وغیرہ کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں کیونکہ تخت کے ذریعے جنات ان اثرات کو پتھر میں جذب کر لیتے ہیں''۔ یہاں بھی مریضہ کو تخت پر بٹھایا گیا لیکن کسی طرح کا فائدہ نہ ہوا۔

آخر میں ہمارے ایک قریبی عزیز نے آپ کے پاس لے جانے کا مشورہ دیا بڑی مشکل سے میں مریضہ کو یہاں لانے میں کامیاب ہوا ہوں' یہاں پہونچنے پر مریضہ کہنے لگی کہ ''مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے؟ میں پاگل تھوڑی ہی ہوں''۔

میں نے یہ تفصیلی کیفیت سننے کے بعد کہا کہ مریضہ کو ''پیرانائڈ اسکیزوفرینیا'' بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ اس مرض میں پائی جانے والی ساری علامات اس مریضہ میں موجود ہیں۔ پھر میں نے مریضہ کو دواخانے میں شریک کرنے کا مشورہ دیا چنانچہ مریضہ کی مرضی کے خلاف

اس کو دواخانے میں شریک کر دیا گیا۔

آٹھ دس دنوں کے علاج میں ہی مریضہ میں کافی تبدیلی آ گئی اسکے تمام شکوک وشبہات رفع ہو گئے٬ اسکی بے چینی بھی کم ہو گئی٬ اسے نیند آنے لگی اور اب وہ اپنی معمول کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ اور پابندی سے دوائیں بھی لے رہی ہے اور اب اگر اس سے پچھلے واقعات کے بارے میں دریافت کیا جائے تو مسکرا دیتی ہے اور صرف اتنا جواب دیتی ہے کہ "ہماری لاعلمی کی وجہ سے ہمیں اتنے دنوں تک تکلیف جھیلنی پڑی"۔ علاج کے بعد مریضہ اللہ کے فضل وکرم سے مکمل طور پر شفایاب ہو گئی ہے۔ وللہ الحمد علی ذلک۔

نفسیاتی صحت٬ قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن کو کتاب شفاء بھی کہا گیا ہے کیونکہ شفاء دراصل تکلیف سے نجات کا نام ہے اور انسان کی اصل شفاء آخرت کی تکلیف سے نجات میں ہے یعنی دوزخ سے نجات۔ سورۃ فاتحہ کو سورۃ شفاء اسی لئے کہا گیا ہیکہ اس کی تلاوت کرنا اس کا دم کرنا مریض کیلئے شفاء کا سبب بن سکتا ہے اس سورت کی ابتداء الحمدللہ رب العالمین سے کی گئی کہ ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ انسان کو ہر حال میں اللہ کی تعریف کرنا چاہئے خوشی ہو تو بھی الحمدللہ اور غم ہو تو بھی الحمدللہ اگر انسان یہ کیفیت حاصل کر لیتا ہے تو وہ اپنے جذبات پر بڑی حد تک قابو پا سکتا ہے اور اضطراب (بے چینی) (Anxiety) اور Depression سے بچ سکتا ہے۔ اگر ہم غور کریں تو انسان کی زندگی میں پیدا ہونے والے تمام مسائل٬ تکالیف اور پریشانیوں کی سب سے بڑی وجہ انسان کی بڑھتی ہوئی بے چینی ہے۔ جس کی وجہ سے جسم پر مضر اثرات پڑتے ہیں اور وہ مختلف جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سورۃ الرعد آیت:۲۸) (خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمنان ہوتا ہے) اللہ کے ذکر سے اطمنان کے یہی معنیٰ ہے کہ وہ خود میں پائی جانے والی اضطرابی کیفیت کو قابو میں رکھے۔ اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کر کے اس کے بتلائے راستے پر عمل کر کے انسان بہت ساری پریشانیوں سے نجات پا سکتا ہے۔ قرآن میں بتلایا گیا ہے۔ ذلك الكتاب لا ریب فیه هدی للمتقین (سورۃ البقرہ آیت۲) (یہ کتاب ہے جس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے) قرآن میں بتلائے گئے تمام احکامات پر عمل کرنا۔ تمام عبادات نماز٬ روزہ حج اور زکاۃ پر عمل پیرا ہونا اس میں انسان کی دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی مضمر ہے۔

"بے شک آپ پر اپنے نفس، زوجہ اور متعلقین کا حق ہے اگر ہم اس حدیث پر غور کریں تو ہمیں ہر ایک کے حق کا جائزہ لینا ہوگا اور اس حق کو ادا کرنا ہوگا تب ہی ہم صحیح معنٰی میں قرآن اور حدیث پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

(حدیث) **ان لنفسک علیک حق"**

مراد یہ کہ آپ پر اپنے جسم اور اپنے نفس کا بھی حق ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بھی صلاحیتیں عطا کی ہے ان کا صحیح استعمال ہونا چاہئے ورنہ اس سے جسمانی، نفسیاتی اور سماجی مسائل پیدا ہوتے ہیں جن کے نتیجہ میں انسان مختلف بیماریوں اور پریشانیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ مضمون کافی طویل ہے لیکن اختصار سے کام لیتے ہوئے میں صرف ایک ہی بات پیش کروں گا جس کا تعلق غصہ سے ہے اگر ہم اپنے غصے پر قابو پالیں تو کافی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں کیونکہ غصے کا اثر دماغ، دل، آنتوں اور جسم کے ہر عضو پر پڑتا ہے۔ اور پھر انسان اس عضو کی مختلف تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے غصہ کو کنٹرول کرنے کیلئے حکم خداوندی ہے:

الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین (سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۳۴)

(ایسے لوگ جو خرچ کرتے ہیں فراغت اور تنگی میں اور غصے کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے) ہم میں سے اکثر وبیشتر حضرات بلاوجہ غصے کے سبب اپنی اچھی خاصی صحت برباد کر دیتے ہیں جس کا انہیں اندازہ بھی نہیں ہوتا پھر اس کا اثر نیند نہ آنا، میاں بیوی میں تفرقہ، رشتہ داروں سے نا اتفاقی، دوستوں سے دوری کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ہم غصے کو قابو میں رکھنے کی تدابیر جو سنت میں بتلائی گئی ہیں ان پر عمل کریں تو ان پریشانیوں سے نجات پا سکتے ہیں اور مشاہدے سے یہ بات ثابت ہے۔

اسی طرح اگر ہم قرآنی تعلیمات پر غور کریں تو ہمیں حسد، چغل خوری، بغض، عداوت جیسی مضر چیزوں سے بچنے کی تاکید ملتی ہے۔ ہمیں ہر عمل میں اعتدال کا پہلو اختیار کرنا چاہئے تاکہ ہم تندرست و توانا رہ سکیں۔

"کلوا واشربوا ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین"

(کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

کھانے میں اسراف غیر متوازن غذا کا استعمال ہے۔

غیر متوازن غذا کے استعمال سے انسان موٹاپا ذیابطیس جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر اس کا اثر دماغ پر ہوتا ہے دماغی بیماریاں جیسے Organic Psychosis پیدا ہوتے ہیں پھر Organic Psychosis مرض میں مبتلا لوگوں کو بھی جادو اور جن کا آسیب زدہ سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح اگر ہم غور کریں تو قرآن میں شہد کو شفا کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے لیکن اس کا استعمال سنت کے مطابق کرنے والوں کی تعداد کم ہے اور اس پر جس انداز میں تحقیق ہونا چاہیے وہ بھی نہیں ہوئی۔

"اس طریقے سے قرآن کی تعلیمات مختلف پہلوؤں سے جڑی ہوئی ہیں جن پر ہم عمل پیرا ہو کر اپنی پریشانیوں کا آسان طریقہ پر علاج کر سکتے ہیں ٹھیک اسی طرح اُن پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ہمیں مختلف پریشانیوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے"۔

حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ: **"الطھور شطر الایمان"** (پاکی آدھا ایمان ہے)

اگر ہم اس حدیث پر غور کریں اور انفرادی پاکیزگی کے ساتھ اجتماعی پاکیزگی کے لئے کوشاں رہیں تو ہم بڑی حد تک نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں سے نجات پا سکتے ہیں۔

اسی طرح ہمارے لئے بیحد ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے معاشرہ میں رہنے والے تمام انسانوں کے حقوق ادا کرتے رہیں کیونکہ اگر میاں بیوی آپسی

حقوق جو معاشی‘ جسمانی‘ نفسیاتی‘ سماجی اور جنسی شکل میں ہیں ادا نہ کریں تو ان دونوں میں تفرقہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمیں ان کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرنا چاہیے۔ اسی طرح ہمیں دوست واحباب اقارب ورشتہ دار کے بھی حقوق ادا کرنا چاہیے تاکہ ان میں کوئی خلفشار پیدا نہ ہو صلہ رحمی برقرار رکھنے پر ہمیں زور دینا چاہیے تب ہی ہم ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل دے سکتے ہیں جو توحید پر مشتمل ہو اور ہر قسم کے شرک وخرافات سے پاک ہو۔

قرآن مجید اور سائنسی نظریہ

قرآن مجید کہتا ہے الذین یذکرون الله قیاما وقعودا....(سورۃ آل عمران ۱۹۱)

(جو لوگ کھڑے کھڑے بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے ہیں)

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا۔(سورۃ محمد آیت نمبر ۲۴)

(کیا وہ دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر لگ رہے ہیں ان کے قفل)

قرآن مجید میں سائنسی رجحانات کی تائید کی گئی ہے۔ عام طور پر قرآن کریم کو صرف تلاوت‘ ایصال ثواب کیلئے محدود کر دیا گیا ہے۔ اس کیساتھ غور وفکر کرنے پر توجہ نہیں دی جاتی اس بات کی تائید قرآن کی مذکورہ بالا آیات سے ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں تذکیر‘ تدبر اور تفکر کے تعلق سے متعدد آیات اور مختلف مخلوقات جیسے شہد کی مکھی‘ نباتات وحیوانات سورج‘ چاند‘ ستارے‘ زمین وآسمان کا ذکر نیز تاریخی واقعات کا ذکر مختلف جگہوں پر مختلف ودلنشیں انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ اور ان مضامین کے بعد غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے۔

ان فی ذالك لاٰیات لقوم یتفکرون

(بے شک اس میں نشانیاں ہیں غور وفکر کرنے والوں کیلئے)

ان فی ذالك لاٰیات لقوم یسمعون

(بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کیلئے)

ان فی ذالك لاٰیات لقوم یعقلون

(بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل رکھنے والوں کیلئے)

ان فی ذالك لاٰیات لقوم یؤمنون

(بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کیلئے)

ان آیات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ بلاشبہ خداوندقدوس کی اس وسیع وعریض کائنات میں بے پناہ نشانیاں ہیں جن میں غوروفکر کر کے انسان خدا کی وحدانیت کو تسلیم کرسکتا ہے۔اور ان مختلف نشانیوں کا ادراک صحیح معنی میں ان ہی لوگوں کو ہوسکتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے ان نشانیوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھی ہے۔ یہاں ایک نشانی کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو شفاء سے متعلق ہے۔

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ط ان فی ذلک لا یة لقوم یتفکرون (سورہ نحل ۶۹)

(اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لئے یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے ان لوگوں کیلئے جو غوروفکر کرتے ہیں)

اس آیت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں اگر کسی مادی چیز میں شفا کا ذکر کیا گیا ہے تو وہ صرف شہد ہے اور اگر کوئی اس میں غوروفکر کرے اور شہد کی مختلف اقسام، مختلف مقدار میں مختلف بیماریوں میں استعمال کرنے سے اس کے فوائد پر تحقیق کرے تو اس سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوگی کہ کئی علوم کا انحصار اسی پر ہے۔

جہاں تک جادو، جن اور اس کے اثرات سمجھنے کا سوال ہے تو اس کے لئے بھی مستقل تحقیق کی ضرورت ہے۔اور یہ تحقیق اتنی آسان اور سہل ہونی چاہیے جو کسی عام اور ادنیٰ شخص کے بھی سمجھ میں آسکے اور بغیر کسی تحقیق کے کسی بھی علامت کو جادو کا اثر کہنا سراسر غلط بلکہ جہالت ہے۔

قرآن اور حدیث کی روشنی میں نفسیاتی صحت مندی کی علامات

انسان کے اپنے رب سے تعلق کے اعتبار سے نفسیاتی صحت مندی کی علامات:

۱) اللہ تعالیٰ اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور اس کے فرشتوں پر ایمان۔

۲) آخرت اور حساب وکتاب پر ایمان، تقدیر الٰہی پر ایمان۔

۳) عبادات وطاعات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب۔

۴) تقوی اخلاص اور اللہ ورسول کے تمام احکام کی اتباع۔

۵) اللہ ورسول کی منع کردہ تمام باتوں سے احتراز۔

اپنی ذات سے تعلق کے اعتبار سے نفسیاتی صحت مندی کی علامات:

۱) خودشناسی ہو۔

۲) اپنے امکانات اور صلاحیتوں اور اپنی قدروقیمت سے واقف ہو۔

۳) اپنے امکانات اور صلاحیتوں کے اعتبار سے مستقبل کے منصوبے بناتا ہو۔

۴) اپنے امکانات اور صلاحیتوں کے دائرہ میں کمال حاصل کرنے کی مسلسل جدوجہد کرتا ہو۔

۵) اپنی ضروریات، محرکات اور خواہشات سے واقف ہو۔

۶) حلال ذرائع کو اعتدال کے ساتھ، اسراف سے بچتے ہوئے استعمال کرتا ہو مناسب حالات مہیا ہوجانے کے باوجود اپنے ان محرکات، رجحانات اور خواہشات کو کنٹرول کرنے اچھے احساسات وسچے جذبات کے اظہار وبیان پر قدرت رکھتا ہو برے اور ناپسندیدہ تاثرات پر قابو پا سکتا ہو۔

۷) اس میں احساس ذمہ داری ہو، اپنے امور معیشت کو خود انجام دیتا ہو۔

۸) خود اعتمادی ہو۔

۹) افکار وخیالات میں کسی کی اندھی تقلید نہ کرتا ہو۔

۱۰) اس میں صبر کرنے اور مشکلات سے نبرد آزما ہونے کی بے پناہ طاقت ہو۔

۱۱) جن مشکلات پر قابو نہ پا سکے ان پر صبر کر کے اللہ کے فیصلوں پر راضی رہتا ہو۔

۱۲) اپنی رائے کو سچائی اور اخلاقی جراءت کے ساتھ ظاہر کرتا ہو۔

۱۳) اپنا ہر کام، امانت واخلاص، مہارت وپختگی کے ساتھ انجام دیتا ہو۔

۱۴) اس کا رجحان ہمیشہ تعمیری اور مفید کاموں کی جانب ہو۔

۱۵) جسمانی صحت اور بدنی طاقت پر بھی توجہ دیتا ہو۔

لوگوں سے تعلق کے اعتبار سے نفسیاتی صحت مندی کی علامات:

۱) اس کے لوگوں سے تعلقات عموماً خوشگوار رہتے ہوں۔

۲) وہ لوگوں سے الفت ومحبت کرتا ہو اور لوگ بھی اس سے الفت ومحبت کرتے ہوں۔

۳) لوگوں کی جانب ہمیشہ نصرت وتعاون کا ہاتھ بڑھاتا ہو۔

۴) ہمیشہ لوگوں سے سچ بولتا ہو، معاملات میں امین ہو، نہ کسی سے جھوٹ بولتا ہو نہ دھوکہ دیتا ہو، نہ کسی کو ایذا پہنچاتا ہو۔

۵) اپنے دل میں کسی کے بارے میں کینہ حسد اور بغض نہ رکھتا ہو۔

۶) متواضع ہو، احساس برتری اور تکبر میں مبتلا نہ ہو۔

۷) دوسروں کے جذبات واحساسات وتاثرات کا مکمل خیال رکھتا ہو۔

۸) دوسروں کے خیالات اور حقوق کا احترام کرتا ہو۔

۹) قدرت کے باوجود اپنے ساتھ برا سلوک کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہو۔

۱۰) سماج کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہو۔

۱۱) ہمیشہ سماج کی بھلائی اور ترقی کے لئے کوشاں ہو۔

۱۲) اپنے گھر والوں کے ساتھ اس کے تعلقات عموماً خوشگوار رہتے ہوں۔

۱۳) وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہو، اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہو۔

۱۴) اپنے بچوں سے محبت اور ان پر شفقت کرتا ہو۔ نگہداشت ان کی تعلیم اور تربیت پر توجہ دیتا ہو۔

۱۵) اپنے والدین کے ساتھ محبت و احترام کا برتاؤ کرتا ہو، ان کی خوب خدمت کرتا ہو پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرتا ہو۔

کائنات سے تعلق کے اعتبار سے نفسیاتی صحت مندی کی علامات:

۱) اسے کائنات میں اپنا مرتبہ ومقام اچھی طرح معلوم ہو۔

۲) اس بات کا انحصار ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے۔

۳) وہ یہ بات اچھی طرح جانتا ہو کہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

۴) وہ سمجھتا ہو کہ اللہ کے بتائے ہوئے احکامات کا نفاذ اس کی ذمہ داری ہے۔

۵) وہ اللہ تعالیٰ کی کائناتی نشانیوں میں غور وفکر کر کے اللہ کی وحدانیت تک پہونچنے کی قوت رکھتا ہو۔

۶) وہ اس کائنات سے لطف اندوز ہو کر حکم الٰہی بجالاتا ہو۔

۷) اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات کے تئیں نرم گوشہ رکھتا ہو۔

بیک نظر

نام : ڈاکٹر عزیز احمد قادری

پیدائش : یکم اگست ۱۹۵۳ء

تعلیم : ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ۱۹۷۷ء گورنمنٹ میڈیکل کالج، اورنگ آباد۔
ڈی۔ پی۔ ایم ۱۹۷۹ء نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ اینڈ نیورو سائنسیس بنگلور۔

ملازمت:
لکچرار طبِ نفسیات ایس آر ٹی آر میڈیکل کالج امبہ جوگائی (۱۹۷۷ تا ۱۹۸۴ء)۔

اعزازات :
- فیلو انڈین سائیکیٹری سوسائٹی (F.I.P.S)۔
- فیلو انڈین ایسوسی ایشن آف چائلڈ اینڈ ایڈولیسنٹ مینٹل ہیلتھ
- صدر ''دعوۃ القرآن والسنۃ'' اورنگ آباد۔
- نائب صدر مجلس عہد ساز، اورنگ آباد۔
- رکن ''ادارۂ سلوکھا '' اورنگ آباد۔
- نائب صدر نشین آرگنائزنگ کمیٹی ویسٹ زون کانفرنس آف انڈین سائیکیٹری سوسائٹی۔
- صدر نشین میڈیکل کمیٹی آف اسکولس (ذہنی طور پر معذور بچوں کی) امبہ جوگائی۔
- رکن بورڈ آف اسٹڈیز میڈیکل فیکلٹی B.A.M.U. یونیورسٹی اورنگ آباد۔

انعامات:
- ''وکاس رتن ایوارڈ'' انڈین انٹرنیشنل فرینڈ شپ سوسائٹی دہلی۔

تصانیف:
- مانسک سواستھ (مراٹھی)۔
- ذہنی صحت (اردو)۔

امتیازات وسماجی خدمات:
- طبِ نفسیات یونٹ کا قیام (دیہی میڈیکل کالج امبہ جوگائی)۔

اعزازی پروفیسر طبِ نفسیات M.G.M کالج اورنگ آباد۔
- M.G.M کالج کے طلباء گورنمنٹ میڈیکل کالج نرسنگ کے طالب علم نفسیات اور سماجیات کے طلبا کے لیے پڑے گاؤں ناسک روڈ واقع ۵۰ پلنگوں کے ہاسپٹل میں درس وتدریس کا نظم۔
- اندھی تقلید کے رجحان کو کم کرنے اور سماجی بیداری کے تئیں اخبارات ورسائل میں مضامین کی اشاعت۔
- ملکی اور بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں مقالہ جات کی پیش کش۔
- سائنٹفک رسالوں میں سائنسی مضامین کی اشاعت۔
- N.I.P.A.T اور پولس ڈپارٹمنٹ کے اشتراک سے ذہنی صحت پر سیمینار کا اہتمام۔
- سماجی کارکنوں کے لیے، کالج اسٹاف ٹریننگ پروگرامس میں اور ووکیشنل گائیڈنس مراکز میں دماغی صحت کے متعلق مختلف موضوعات کے تحت اردو، ہندی اور مراٹھی میں تقاریر

لائنس کلب اورنگ آباد کے ڈی ایڈیکشن کلب کے لیے اعزازی خدمات۔
- ''طفل بدس'' اسکول میں بچوں اور والدین کی ذہنی تربیت۔